

# غیر مقلدوں کے فریب

انٹرنل سکالر مفتی جلال الدین امجدی صاحب



تحریر اتحاد اہلسنت پاکستان

ناشر

## مشروع جہان آباد

یہ کتاب اس زمانہ کے مفسرین  
حیثیت ہست و ہست و ہست و ہست  
و ہست و ہست و ہست و ہست  
و ہست و ہست و ہست و ہست

## ضیاء الہی

ہنگامہ سہیت سہت جلدیں

نیا انٹرنیٹ پبلی کیشنز - مالابور

اپنے گھروں کو گھرائی سے چاہئے

حکیم بادشاہ کرام

اکثر کپ سے دیکھا ہوگا کہ ہمارے گھروں میں جو تھیں ثقہ ہر قوم  
ملک پہنچی ہوئی تھیں اور رسالے پڑھتی تھیں ایک بی بی کی کہانی۔ وہ سچا  
کی کہانی، سچو کی کہانی، ایک سچو، دو چار یا دس سچو، امام جعفر صادق (ع) کا  
کوئی سے کی کہانی اور نو ہزار و تیرہ سو۔

اس میں بعض کتابیں تو صحیح ہیں اور بعض کی کوئی حقیقت ہی نہیں چند حقیقت  
سے اسوں دور ہیں اور یہ سب غلط کتابیں ہمارے دور سے مل کر ان پچھلے دور  
ہیں۔ ان کی اشاعت یا تو چند چھپتی ہوئی تھیں جن سے چند کئے جانے کی خاطر کر رہے ہیں  
یاد عقیدہ لوگوں کی طرف سے شائع ہو کر عوام الناس میں گھرائی پھیلانے کا مقصد  
سچی کی ہر دن ہے۔ لہذا ہمیں اس غلط سبب حقیقت اور گمراہیوں سے اپنے گھروں  
کا نا جائزہ اور ان کی روک ٹوک تمام کے لئے ان تمام کتابوں اور خط لکچر کو  
کڑھنا چاہئے تاکہ معاشرہ میں اس گمراہی کا خاتمہ ہو سکے۔

ایک بے حد افسوس کا مقام اس ایک بی بی کی کہانی سے ملتا ہے  
تھاں لیا کہ ممکن تھا نہیں گئے۔

قرآن  
و  
حدیث

بستابلہ

ہر مقلدین  
لام نصیاد  
بستابلہ

امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے

بہار الزکاة، القرآن فاستشیروا فیہ والصلوا لعلکم تفلحون قرآن مجید ص ۵۰

بہار و احباب قرآن چاہئے قرأت سے کہن تاکہ سونہر حاصل ہو کہ قرآن مجید ص ۵۰

۱) حضرت ہادی علیہ السلام نے فرماتے ہیں کہ قرآن مجید ص ۵۰  
۲) حضرت علیہ السلام نے فرماتے ہیں کہ قرآن مجید ص ۵۰

ہادیث

بشارت

۳) حضرت علیہ السلام نے فرماتے ہیں کہ قرآن مجید ص ۵۰  
۴) حضرت علیہ السلام نے فرماتے ہیں کہ قرآن مجید ص ۵۰

بہار و احباب قرآن چاہئے قرأت سے کہن تاکہ سونہر حاصل ہو کہ قرآن مجید ص ۵۰

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

بہار و احباب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
أَقْصِرْهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

## انتساب

الحق تمام مسلمانوں کے نام پر سوا د اعظم الجنت و جماعت  
ہیں اور ائمہ اربعہ حضور سیدنا اعظم الوجہۃ حضور سیدنا  
شافعی، حضور سیدنا مالک، یا حضور سیدنا امام احمد بن  
محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے واسطے سے وابستہ ہو کر ان کے  
دکارتے ہیں اور غیر تقلد و پی سے دور رہتے ہیں۔

شعیب علیہ السلام حضور رسیدنا شاہ محمد علی یار علی صاحبہ  
 رحمہ و الرحمۃ (متوفی ۱۳۸۸ھ) کے نام جنہوں نے اپنے  
 زہد رایت اور عظیم درجہ ادارہ و العلوم فیض الرسول  
 ہام سے شمال مشرقی یوپی میں غیر مقلدیت کے برہنہ  
 سے سیلاب کو روک دیا۔

جلال الدین احمد امجدی

[illegible]

عرشِ ناشر

مقررہ حد میں کے قریب آجائے، انھوں میں سے جو مطلقاً جال ہوں، ان میں سے پہلی صواب ہے، جس کی وجہ سے  
 ہے، اگرچہ اس کا واسطہ پاکستان کی جانب سے اسلام آباد سے لاہور اور اسلام آباد سے  
 لاہور انھوں کی تعداد میں صحت کے لحاظ سے ہے، مگر یہ آپ صحت سے گھبراہٹ ہے۔ یہ صحت  
 صحت کے واسطے کوہ غارتی ہے، لیکن آپ دار سے صحت کوہ غارتی کی مثالیں گھبراہٹ ہے۔

عبدالغفور صاحب  
بازار تہذیبی  
حکومت اے۔ ایف۔ ڈی  
گورنر راج -

# فہرست مضامین

صفحہ

## نگاہ اولیں

غیر مقلد خواہئے آپ کو اہل حدیث اور سنی کہتے ہیں وہ اپنا مذہب بھلانے کے لئے عرب ملکوں سے پیسے لاکر آئے دن نئے نئے فتنے کھڑے کرتے رہتے ہیں۔ انھیں فتنوں میں سے کسی کی کتاب حقیقتہً الفتنہ بھی ہے جو غیر مقلد مولوی یوسف جے پوری تصنیف ہے اور دوسرے غیر مقلد مولوی داؤد کی تصنیف واصلات ہے بعد ازیں سے شائع ہوئی ہے اور شروع سے آخر تک مکمل فریب سے بھری ہوئی ہے۔

چند سال قبل اس کتاب کے فریب کو ظاہر کرنے کے لئے مجھ سے ایسا لیکن میں اپنی مصروفیات کے سبب اس کی طرف توجہ نہ کر سکا مگر اب جلد ہی جب غیر مقلدوں نے تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے پر اقتنہ اٹھا تو مجھ ان کے کفری اور گمراہ کن عقیدے اس کتاب میں خود کے دامن کی سکاریوں کے پردے چاک کر دیتے ان کے پوشیدہ مظاہر کئے اور انہیں کتاب مذکور حقیقتہً الفتنہ کے پالیس فریب بھی دیکھنے تک مسلمان اس گمراہ فرقہ سے دور رہیں ان کے فتنے میں نہ پریں۔

اس نئے مذہب کی سہولتیں دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔ دعا ہے کہ خدا کے عزوجل اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید کئے انھوں غیر مقلدوں کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور میرے لئے کو تو شے آخرت جائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی  
۲۵ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ ۲ جولائی ۱۹۰۱ء

۱	نگاہ اولیں	۵
۲	یہ امت بہترین مذہبوں میں سے ہے کی میں اس مری ایک نئی ہونگا	۶
۳	تعریف و اقتدار کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ	۷
۴	تعریف و اقتدار کے متعلق غیر مقلدوں کا عقیدہ	۸
۵	رسول کی عزت اور طریقہ و فروع کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدے	۱۲
۶	رسول کی عزت اور طریقہ و فروع کے متعلق غیر مقلدوں کے عقیدے	۱۳
۷	صحابہ کرام اور تقلید	۱۸
۸	تقلید کسے کہتے ہیں	۱۹
۹	غیر مقلدوں کی تقلید	۲۱
۱۰	غیر مقلدوں سے سہولت	۲۲
۱۱	غیر مقلدوں کی گمراہی کا ایک اور واضح ثبوت	۲۶
۱۲	غیر مقلدوں کی مختصر تاریخ	۲۸
۱۳	ہندوستان میں فتنہ و ابیت	۳۱
۱۴	غیر مقلدوں عالمائے دینہ کی نظریں	۳۲
۱۵	غیر مقلدوں کے چند اہم اصول	۳۸
۱۶	دوسرا اصول	۳۹
۱۷	تیسرا اصول	۴۰
۱۸	چہر باقی	۴۱
۱۹	طلاق	۴۲
۲۰	ابن تیمیہ کو ان	۴۵
۲۱	غیر مقلدوں کے کچھ پوشیدہ داور	۴۶
۲۲	غیر مقلدوں کے پالیس فریب	۴۸
۲۳	مختصر سوانح حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۹

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

الذين هم على ما هم عليه من العلم والفضل

بما استقرت به من بين يديهم  
 جن میں صرف ایک مذہب بنی ہوگا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إن كل من كان منكم على ديني حتى يلقى الله  
 فإني أدخله الجنة وإن كان منكم من  
 أتى ديني على غير ديني فإني أدخله النار  
 فإني أدخله النار وإن كان منكم من أتى  
 ديني على غير ديني فإني أدخله النار  
 فإني أدخله النار وإن كان منكم من أتى  
 ديني على غير ديني فإني أدخله النار

ترجمہ: جس نے میری دین پر آئے گا وہ جنت میں جائے گا۔  
 اگر کوئی میری دین پر نہیں آئے گا تو میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔  
 اگر کوئی میری دین پر نہیں آئے گا تو میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔  
 اگر کوئی میری دین پر نہیں آئے گا تو میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ امرت تشریف بہوں میں سے ہے لیکن ان میں صرف ایک مذہب واسطہ ہے جو اس کے باقی سب سے تمیز ہوں گے۔ اور حقیقی مذہب والوں کی یہ پہچان یہ کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

تقریر و اختیار کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عقیدہ  
 رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔

كنا نرى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 إذا كان في مجلس من المجالس فإما  
 كان يخطب أو يقرأ أو يروي الحديث  
 أو يمشي فإما كان يخطب أو يقرأ  
 أو يروي الحديث أو يمشي فإما كان  
 يخطب أو يقرأ أو يروي الحديث أو يمشي

ترجمہ: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت ہوتا تھا۔  
 اگر وہ خطبہ دیتے تو ہم ان کے خطبے کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ قرآن پڑھتے تو ہم ان کے پڑھنے کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ حدیث روایت کرتے تو ہم ان کی روایت کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ چلتے تو ہم ان کے چلنے کو دیکھتے تھے۔

ترجمہ: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت ہوتا تھا۔  
 اگر وہ خطبہ دیتے تو ہم ان کے خطبے کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ قرآن پڑھتے تو ہم ان کے پڑھنے کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ حدیث روایت کرتے تو ہم ان کی روایت کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ چلتے تو ہم ان کے چلنے کو دیکھتے تھے۔

ترجمہ: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت ہوتا تھا۔  
 اگر وہ خطبہ دیتے تو ہم ان کے خطبے کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ قرآن پڑھتے تو ہم ان کے پڑھنے کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ حدیث روایت کرتے تو ہم ان کی روایت کو سنتے تھے۔  
 اگر وہ چلتے تو ہم ان کے چلنے کو دیکھتے تھے۔

خامو



کسی چیز کو حق جان کر دل میں جانے ہوئے عقائد کو ایمان و عقیدہ کہتے ہیں۔  
توضیح در سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح خدا کے تعالیٰ کی وحدانیت  
اپنی رسالت پر ایمان و عقیدہ رکھتے ہیں اسی طرح اس بات پر بھی وہ عقیدہ رکھتے ہیں  
کہ خدا کے تعالیٰ نے مجھے عالم میں تصرف کی قوت بخشی ہے۔ اسی لئے کہ جب  
کفار کے مطالبہ پر اشارہ فرما کر پاؤں کو دوڑا کر دیا اور حضور کا ایسا عقیدہ  
حق تو اشارہ کرنا تو بہت بڑی بات ہے آپ ایک لمحہ کے لئے اسے سوچ سکتے ہیں  
تھے۔ اور عزت پر ان کے عقیدوں کی گمانیوں سے دریا بہا کر حضور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے علی طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس  
قوت بخشی ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں لعاب دہن (عشوک) لگا کر  
عبداللہ بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہوئی بندوق پر دست مبارک چھڑا  
واضح طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ خدا کے تعالیٰ نے مجھے تصرف کی وہ قوت  
فرمائی ہے کہ میں اپنے عشوک سے بہاریاں دور کر دیا کرتا ہوں۔ اور ٹوٹی ہوئی  
بندوق پر صرف اپنا ہاتھ پیر رکھیں مگر شکر کے قورباہے کھڑے ہوں۔ اور حضرت  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف انتظار میں رہنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ اگر یہ ایک  
میں وہی دست ہوتے ہیں لیکن میں طلب کرتا رہوں اور چینی کرے گا کہ  
کا ہر دو تار ہے تو ایک ہی بجری کے گوشت سے تیار ہوں دست نمودار ہو  
رہیں گے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واضح الفاظ میں اپنے  
عقیدہ سے آگاہ فرمایا کہ خدا کے تعالیٰ نے مجھے وہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ

(۱) غیبت اختلاف وقت میں ہے عقیدہ چیز سے ذاتی دانستہ دلیل و حکم کرتی ہیں

میں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ ہیں۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
مجھ کو یہ مرضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ایمان و عقیدہ عطا فرمایا کہ خدا کے تعالیٰ نے مجھے وہ  
عطا فرمایا ہے کہ اگرچہ حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے لیکن اس سوال  
کیا ہر سال حج فرض ہے ہاں اگر میں اپنی کھدائی میں ہر سال حج فرض ہو جائے۔  
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہما کو حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عنہم نے مذکورہ بالا حدیث کو روایت کیا  
معلوم ہوا کہ ان کو بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم میں تصرف کرنے کا اختیار بخشا ہے۔ اگر میں نبی کریم کا  
عقیدہ نہ ہوتا تو وہ ان حدیث کو بیان ہی نہیں کرتے۔

### تصرف و اختیار کے متعلق غیر متداول کا عقیدہ

تصرف و اختیار کے بارے میں غیر متداول کا عقیدہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وہ وسلم پر کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عقیدے کے خلاف ہے۔ یہ کہ ان  
شیخ مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویٰ ایمان مطبوعہ طبع قریبی کا پورے  
پر لکھا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی  
پر لکھا کہ چھوٹے بڑے سب اس کے بندے عاجز ہیں عجز میں برابر۔ پھر  
پر لکھا کہ اختیار و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سوال میں  
ہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف  
..... اس بات کی ان میں کچھ جڑی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف  
کی کچھ قدرت دی ہو۔

اور پھر اسی مسئلہ پر لکھا کہ سب بندے بڑے اور چھوٹے عاجز ہیں اللہ کے سامنے  
اور ملا پر لکھ دیا کہ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تعریف و ثناء کرتے ہے.....  
پھر فرمایا کہ ثابت ہو جائے گا کہ اللہ کے برابر نہ ہے۔ اور پھر مشاعرہ پر یوں لکھا  
کہ تمام مخلوق ہی ہے وہ کسی چیز کا اختیار نہیں۔ پھر مشاعرہ پر لکھا کہ رسول کے ہاتھ  
کچھ نہیں ہوتا۔ اور پھر مشاعرہ پر لکھا کہ اولیاء اللہ..... جتنے اللہ کے مقرب  
ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز۔

✓ تقریباً ۱۵۰۰ نیایں کے مذکورہ بالا عبارتوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ تعریف  
انتخاب کے متعلق جو تصور اور تصورات کا عقیدہ ہے غیر عقیدوں کا عقیدہ اس کے  
سبب۔ اور ایسی ان کے جہنی فرقہ ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔

## رسول کی عزت اور علم غیب وغیرہ کے متعلق

حضور و صحابہ کرام کے عقیدے  
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خدا کے تعالیٰ نے پارہ ۲۸ میں ارشاد فرمایا۔

وَلِلّٰهِ الْغَيْبُ وَفِي يَدَيْهِ الْغَوْثِ الْأُولَىٰ ۚ  
وَلِلّٰهِ الْمُنِيبُونَ ۚ

اور پارہ ۳۰ میں ارشاد فرمایا

وَمَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ يَرْضَىٰ ۚ

اور ہم نہ تمہارے لئے تمہارا ارادہ کر رہے  
(سورۃ الشوریٰ - آیت ۳۲)

اور پارہ ۲۲ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا

لَا تَنْفَعُكَ دَعْوَتُهُمْ وَلَا يَنْفَعُكَ دَعْوَتُهُمْ ۚ

اور تو ان کی دعا سے نہ نفعی ہوگا اور ان کی دعا سے نہ نفعی ہوگا۔ (آیت مائدہ)

اور پارہ ۳۰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا۔

فِي يَدَيْهِ الْأَلْطَافُ الْأُولَىٰ ۚ

موسیٰ علیہ السلام دنیا و آخرت میں عزت والے  
ہیں (سورۃ آل عمران - آیت ۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ

طائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ طَائِفٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ





اور چوتھی حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس عقیدہ کو واضح

میں بیان فرمایا کہ قیامت تک ہونے والے سارے واقعات کو میں اپنے دیکھنے جیسے دیکھتا ہوں۔ یعنی میں غیب جانتا ہوں۔ اور مذکورہ بالا حدیثوں کو رد کرنے والے صاحب کرام کا یہی عقیدہ ہے۔

اور اگر کسی کوئی غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں بتایا تو اس کو یہ تو اس کا نا پرکھنا اور یا تو حضور کی اس قدرت پر حیرت ہے جیسے کہ انجیل پر تحریر کی گئی اور قدرت کا یارث شکا ہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ تحریر کا وقت آدمی جانتا چاہتا ہے جب تک کس پر توجہ نہیں ہوتی نہیں پاتا ہے۔

اور اگر کئی دونوں حدیثوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یہما عقیدہ واضح طور پر معلوم ہو گا کہ انبیاء کے کلام علیہم السلام پیشی کبروں میں اس لئے کہ اللہ نے زمین پر ان کے جہوں کا کھانا آرام فرمادیا ہے۔

انبیاء کو بھی موت آتی ہے مگر ایسی کہ نقذ آتی ہے جس اسی آں کے بعد ان کی سیات مثل سابق وہی جسانی ہے

## رسول کی عزت اور علم غیب وغیرہ کے متعلق غیر قلدوں کے عقیدے

رسول کی عزت کے متعلق نیز قلدوں کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔ ان کے انجیل و جہوں سے تقویت الایمان طلبہ مد علی قیدی کا پورے مسئلہ جان لیا جائے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا ہے اور اللہ کی شان کے آگے

ذلیل ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق ہیں۔ جو حضور کو سب سے بڑا مخلوق نہ ملنے وہ مسلمان نہیں۔ اور دوسرے انبیاء و اولیاء و غیرہ حضور سے چھوٹے مخلوق ہیں۔

تو تقویت الایمان جو انبیاء اور اولیاء کی شان کشاٹے کے لئے بھی گئی ہے اس کی مذکورہ بالا عبارت کا یہ مطلب ہو گا کہ انبیاء اور اولیاء میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی شان کے سامنے ہمارے بھی برابر ذلیل ہے یعنی ہمارے بھی کچھ حضور کی عزت عربت اللہ کی شان کے آگے ہے لیکن حضور سید عالم اور دوسرے انبیاء و اولیاء کی شان کے آگے اتنی بھی عزت و وقعت نہیں جتنی کہ ایک ہمارے کی عزت و وقعت ہے۔ اور اسی کتاب کے مسئلہ پر تو صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے در و در و ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (الایاز باللہ تعالیٰ)

اور علم غیب کے بارے میں اسی کتاب کے مسئلہ پر لکھا کہ سب ہند سے بڑے ہوں یا چھوٹے (یعنی نبی ہوں یا ولی وغیرہ) سب یکساں ہے نہ جہاں اور نادان۔ اور مسئلہ پر صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔

اور اسی کتاب کے مسئلہ پر ایک حدیث لکھنے کے بعد فقرہ فساد کی ق تحریر کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انکار کر کے یہ لکھ دیا کہ میں بھی ایک دن مر کر رشتی میں ملنے والا ہوں۔ تقویت الایمان کی اسی تحریر کی بنیاد پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں غیر قلدین کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ خداوند اللہ وہ مر کر رشتی میں مل گئے۔ اور ان کے یہ سب عقیدے حضور و صما پر کلام

کے عقیدے کے خلاف ہیں۔ اور یہی الہ کے تجزی کا کھلا ہوا ثبوت ہے

## صحابہ کرام اور تقلید

کل متقرب الیک لاکرمہ میں ہزار صحابہ کرام جو کہ جن میں سے صرف چھت  
صحابہ یعنی چاروں خلیفہ حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت ابو موسیٰ اشعری و حضرت  
عائز بن جبلی و حضرت ابی بن کعب و حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ صدیقہ  
و خیرہم جہتہ سے باقی سب ان کے تقلید۔ یعنی اللہ تعالیٰ انہم  
اس لئے کہ پانچویں بارہ میں خدا کے تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا اللَّهَ  
وَاتَّبِعُوا الرَّسُولَ وَذُوقُوا فَلَاقِبِ  
وَاتَّبِعُوا  
اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول  
کی اطاعت کرو اور تم جس رسول کو امر میں دیکھو  
تسا۔ آیت واضح

اس آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد علمائے اہل احوال ہیں۔ اس لئے کہ  
بادشاہوں پر علمائوں کی قریب تر ہونی واجب ہے اور علمائوں پر بادشاہوں کی  
قریب تر ہونی واجب نہیں۔ تاہم کچھ علماء نے لکھا ہے اور اس آیت کریمہ کے سب  
سے بڑے مسدق چاروں خلیفہ میں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامہری  
زمانہ میں مراکم نہیں تھے۔

اور پھر پانچویں بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَوْ كُنَّا ذُنُوبًا لَأَلَّيْنَا بِهَا  
أُولَى الْأَمْرِ مِنَّا وَلَا نُلَاحِظُ  
فَلَوْ كُنَّا ذُنُوبًا لَأَلَّيْنَا بِهَا  
أُولَى الْأَمْرِ مِنَّا وَلَا نُلَاحِظُ  
یومادہ میں تاہم اس کے لئے سوال ادا نہ کیا  
گاہ۔ جو نہایت تشریف لاکرمہ ان کے لئے ہو گیا  
تقریباً کہ تمہارے ہی رسول کا کلمہ بتاتا

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ امت مسلمہ کو اپنی قرآن و حدیث سے جو کچھ  
مسائل نکالنے پر عالم کی قدرت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع  
ہے۔

اور پھر پانچویں بارہ میں خدا کے تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا تَتَّبِعُوا أَهْلَ الْأَخْطَاءِ الَّذِينَ كَانُوا يُضِلُّونَ  
اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے  
پرہیز کرو۔ (سورہ نمل۔ آیت ۱۷)

اس آیت کریمہ میں اہل علم پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ جاننے والوں سے  
البتہ اور صحابہ کرام محمد بن عبد اللہ سے دور رہتے تھے وہ حضور صلی اللہ  
پر و رکھنے والے تھے۔ یہی اہل علم کے سب سے جیسے عالم صالح  
ہو چکا ان کی تقلید کرتے تھے۔

عرف و لغت اور اصطلاح شرع میں بغیر چوں اور چوکی  
کی بات مان لینے کو تقلید کہتے ہیں۔ چنانچہ جب کہا جاتا  
ہے فلاں کی تقلید کرتا ہے۔ تو اس کی کوئی مطلب ہوتا ہے کہ وہ بغیر چوکی  
کی بات ماننا ہے۔ اور الٹا یہ ہے۔ فقال قلہ ذی کد۔ اسی  
جس عین میں ولا نظر یعنی خود کو دیکھ کے بغیر اس کی پیروی  
یہاں الافات میں ہے تقلید ماننا یعنی پیروی کے سبب دریافت  
یعنی حقیقت دریافت کے بغیر کسی کی پیروی کرنے کو یا تقلید کہتے ہیں۔

رحمۃ اللہ علیہ میں ہے خلد کافی کذا۔ اس نے اس کی کمال بات میں  
لکھ کر ہے یہ ان کی۔ اور حضرت علامہ سید شریعت محمد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
فرماتے ہیں۔ اللہ عید عبادہ جس لفظ قولی تقریباً حجة  
یعنی ثبوت و دلیل سے بغیر کسی کا ماننا مان لینے کو تقلید کہتے ہیں۔

(انگریزات ۱۷۷۸ء)

لہذا وہ صحابہ کرام جو کسی دور کے قبیلہ میں رہتے تھے۔ ان کی کتابیں  
 تھیں کہ انہوں نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عالم صہابی کو ان کے یہاں بھیجتے  
 وہ لوگ باجماعت و دلیل اور حکم شرعی کی حقیقت دریافت کئے بغیر اس عالم میں  
 بات مانتے تھے۔ اور اسی کو تقلید کہتے ہیں۔ اور جو صحابہ کہ مدینہ منورہ میں رہے۔  
 مگر وہ اونٹوں کے چلنے کے باغوں اور کھیتوں میں کام کرنے یا تجارت وغیرہ  
 مشغول ہونے کے سبب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بازگاہ میں نہ آیا اور  
 نہیں دے سکتے تھے وہ یا نکار صحابہ سے چونکہ کران کی پیروی کیا کرتے  
 اور جو حضور کی خدمت میں باسانی حاضر ہو سکتے تھے وہ ہر مسئلہ میں آپ  
 طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور  
 تو سارے صحابہ کے خزانے تعالیٰ کے مکر پر عمل کرتے ہوئے پیچیدہ صحابہ  
 رجوع کیا اور ان کی تقلید کی۔ اس طرح ایک ناکہ سے زیادہ صحابہ تقلید  
 لہذا معنی ناشی ماکہ اور عقلی سب صحابہ کرام ہی کے مانتے ہیں۔  
 بڑے بڑے مجدد عالموں کی پیروی کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے نکال کر  
 مسائل میں ان کی تقلید کرتے ہیں کہ اصل مذہب صحابہ ہی کا ہے۔ ان  
 حدیث ہے اور حدیث کی اصل قرآن ہے اس طرح اماموں کی تقلید  
 ہی کی پیروی ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری نمائندہ  
 جاری ہے۔

لیکن غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں۔

گمراہی قرار دیتے ہیں اور کہہ ان میں سے تقلید کو حرکت ٹھہراتے ہیں۔  
 عوام اور فسطے کے لئے سب کے سب غیر مقلد اپنے مولویوں کی تقلید

انہوں کی تقلید کرتے ہیں مگر ان میں کے بچھوٹے بڑے ہر ایک کسی  
 تقلید ضرور کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ظاہر ہے حجتانہ کرنے والے کھیتوں  
 چلانے والے اور گھسیارے و چرواہے وغیرہ سارے غیر مقلدین قرآن  
 سے مسئلہ نکالنے کی قدرت نہیں رکھتے تو وہ اپنے مولویوں کی طرف رجوع  
 ہیں پھر وہ چاہے قیاس سے مسئلہ جانتے ہیں اس پر وہ عمل کرتے ہیں۔  
 وہ اپنے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک غیر مقلد تائید کویتل سے بیٹا جاتا ہے تو ایک کو  
 کے بڑے یا کم و بیش کر کے نقد اور اودھا بیٹا جائز ہے یا نہیں؟ اسے  
 کرنے کے لئے اس کو اپنے مولوی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اس لئے کہ  
 حکم و مناسبت قرآن و حدیث میں موجود نہیں تو غیر مقلد مولوی خود  
 کے مسئلہ جانتے گا اور اس پر عمل کرے گا۔ اور مقلد عالم قرآن و حدیث  
 میں اپنے امام کے بتائے ہوئے اصول پر عمل کرتے ہوئے اس کی  
 ناجائز صورتوں کو واضح کرے گا۔ اس طرح غیر مقلد اپنے علاقے کے بزرگ  
 ہیں اور مقلد ساری دنیا کے مانے ہوئے مجدد عالم دین

اور اگر یہ کہا جائے کہ عوام غیر مقلدین اپنے مولویوں کی تقلید نہیں کرتے  
 تو یہ غلط ہے۔ اس لئے کہ وہ حجت و دلیل کے اہل  
 لہذا وہ حجت و دلیل کے بغیر اپنے مولویوں کی بات مانتے ہیں اور اس  
 کی بات مانتے ہی کو تقلید کہتے ہیں۔ جیسا کہ ان بول کے حوالوں سے پہلے

[illegible]

نواب وحید الزمان کی اس تحریر سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ قیصر نے امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تقلید سے تو اسکا کر۔ مگر ان میں سے ابن قیوم اور امام شافعیؒ کو کافی کی تقلید کرتے ہیں۔

## غیر مقلدوں سے سوالات

غیر متعلقہ مواد اس اپنے مضمونوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہاں سے اس  
 ثابت کرنے کے لئے 2 واں اور 3 واں دفعہ صوفی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام  
 کے درجہ پاسی متعلق سداہارتہ تحریر اور کتاب طبع شدہ شراپ و اب وادانہ سید و راجہ  
 ضلع سداہارتہ متحرک طرف سے غیر متعلقہ مضمونوں سے مندرجہ ذیل موصولہ  
 1۔ سانا کو پتیل سے براہ راست اور براہ غیر جانائز سے نہیں ۵

۱۔ تائبہ کو جیل سے باہر بلا کر اودھان دینا چاہئے یا نہیں ؟  
 ۲۔ تائبہ کو جیل سے کمزیا کر کے قتل دینا چاہئے یا نہیں ؟  
 ۳۔ تائبہ کو جیل سے کمزیا کر کے اودھان دینا چاہئے یا نہیں ؟  
 اور بعض غیر متعلقہ سولویوں سے اس طرح سوال امانی کیا گیا کہ تائبہ کو پھیل  
 کر باہر بلا کر اودھان کر کے اودھان اور نقدی چاہئے یا نہیں ؟۔ اور چونکہ  
 یہ غلطیوں کا دعویٰ ہے کہ صرف ہم قرآن و حدیث مانتے ہیں۔ تو پاس نہیں مانتے۔  
 نے ہر ایک سولوی کے پاس یہ یوشی بھی لکھ دیا کہ یہ مسئلہ کی ضرورت کا جواب  
 ان حدیث سے جو انوں سے تحریر کریں ۔

یہ سوالات درج ذیل غیر متقلد اداروں اور سولویوں کو بھیجے گئے۔

- (۱) حدیث اہل حدیث جامع مسجد روپی - (انڈیا)  
 (۲) جامعہ سلفیہ بنارس (روپی) - (انڈیا)  
 (۳) عبید اللہ رحمانی - پورہ رانی سید کبیر - ضلع اعظم گڑھ روپی - (انڈیا)  
 (۴) مدیر مہمد التعلیم الاسلامی ڈاکٹر تنویر نسیمی دہلی (انڈیا)  
 (۵) مدراس اہل حدیث سراج العلوم کرشنا نگر (مہاراشٹر)  
 (۶) مدراس اہل حدیث خیر العلوم دومراہنج - ضلع سدھارتھ نگر روپی - (انڈیا)  
 (۷) مدراس اہل حدیث سراج العلوم پونڈیرہار - ضلع گوندوار (مہاراشٹر)  
 (۸) مدراس اہل حدیث لڑائی پورسٹ ملہوار - بلور (مہاراشٹر)  
 (۹) مدراس اہل حدیث کرشنا - بانسی ضلع سدھارتھ نگر (مہاراشٹر)  
 (۱۰) مدراس اہل حدیث بانسی خاص - (مہاراشٹر)  
 (۱۱) الجامعۃ العلمیہ منصور - مایہواڑ ضلع ناسک (مہاراشٹر)  
 (۱۲) مدراس اہل حدیث آٹوا ناز ضلع سدھارتھ نگر (روپی) - (انڈیا)



لہذا کلمہ کلمات ثابت ہو چکی کہ وہی غیر مقلد جو قیاس کی مخالفت کرتے ہیں ۱  
اسی سبب سے پاروں مائلوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کی تقلید کو حرام و کفر  
کہتے ہیں وہی غیر مقلد مولوی خود قیاس کہتے ہیں اور اپنے قیاس پر لوگوں  
عمل کرتے ہیں اور ان کے حوام پاروں مائلوں کو بھڑو خران کی تقلید کرنے  
سیوں سے یہ بات بھی واضح ہو چکی جو علی حضرت امامہ مدد صاحبہ کی  
نرخشہ و انصوائے سے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کلام ادا میں جو نہ تھا سے وہ قیامت تک  
اشرفی مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا جسے وہ علوی مہوسانے آئے ۱  
زیادہ نہیں اسی کا ثبوت دے کہ کفر کا کلام انا ل ہے یا حرام ہے کو کسی حدیث میں  
ہے کہ کفر کا کلام حرام ہے و آیت نے تو کلمہ کی حوام چہ نزل کو صرف بیان  
فرمایا ہے مردار اور گول کا خون اور شہر بزرگ گوشت اور وہ جو غیر خدا کے نام  
کیا جائے تو کفر و کفر نہ سو خر کی چربی اور گور دے اور وہ بظری کہاں سے  
ہو گی کہ کسی حدیث میں ان کی تحریر میں نہیں اور آیت میں کلمہ فرمایا ہے جو ان  
شامل نہیں وقتانوی رسویر جلد نہی ص ۸۷

غیر مقلدوں کے گمراہی کا ایک اور واضح ثبوت

[illegible]

وَقَدْ فُتِحَ لِقَائِهِ أَلْفَةً وَالْمُرْسُوفُ قَامٌ مَجِيدٌ  
 أَلَيْسَ لَوْ أَنَّكَ أَلْفَةً عَلَيْهِ بِمَدْحٍ مَحْمُودٍ  
 كَيْفَ وَالْهَيْبَةُ لِقَائِهِ قَلْبِي وَالْهَيْبَةُ كَيْفَ أَم  
 لِقَائِهِ الْهَيْبَةُ -

عراق اور اس کے درباریوں کو ہم بڑی کراہت سے  
 دیکھ کر کہیں کہ ساتھ ہی ہم بھی افسانہ کہانی سے  
 اس کا تعلق ہے، بیاد و صحت، قلم و مراد  
 صاحب کے ساتھ اس قدر تعلق و علائق

[illegible]

دنیائے اسلام کے مشہور ترین اولیاءِ اقدس شروع سے نے کتاب جنگ  
کاروں و مسائل میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کر کے مرد و عورتوں سے۔ اور اولاد کے  
کے لئے خود گناہ کے ثبات کی سیدھا راستہ قہر دیا۔ تو واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ

جو لوگ ان چیزوں کے نفی قدم پر نہیں چلے وہ لوگوں کے امور میں سے کسی کی اطلاع نہیں کرتے وہ غیر مقلد سیدھے راستے سے چلے ہوئے ہیں اور اگر وہ بدعت ہیں۔

اور خیال رہے کہ قیامت تک کبھی کوئی ولی غیر مقلد نہیں ہو سکتا اور کوئی غیر مقلد کبھی ولی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ انبیاء کی شان میں گستاخی غیر مقلدوں کا شیوہ ہے۔ اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والا مومن بھی نہیں ہو سکتا ولی ہونا تو بہت بڑی بات ہے۔

نوٹ: یہ غیر مقلدین کو چاہئے کہ توبہ کر کے یا تو مقلد ہو جائیں اور اپنا کسب مذکورہ بالا چیزوں کے گمراہ ہونے کا اعلان عام کریں۔

## غیر مقلدین کی مختصر تاریخ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ ایک دن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام اہل بیت کے اس طرح دعا فرمائی۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِيَّائِكَ  
مَا مَكَانَ لَكَ لِيَّ وَلَا لِيَّ لَكَ وَلَا لِيَّ لَكَ  
عَالِ اَمَّا اَنْتَ يَا اَلٰهِيَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی  
اَوْلِيَّائِكَ مَا مَكَانَ لَكَ لِيَّ وَلَا لِيَّ لَكَ  
يَا اَلٰهِيَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِيَّائِكَ  
قَالَ لِيَّ اَلٰهِيَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِيَّائِكَ

اے اللہ! ہماری دعا ہے کہ تمام اہل بیت پر  
فرما دے کہ وہ تو میرے لئے ہیں لیکن میں  
تجھے دعا نہیں کرتا اور ہمارے  
دوں اللہ! ہمیں یہ حضور نے بھیجا کہ  
اے اللہ! ہمارے لئے تمام اہل بیت میں  
نزل دے اور جو حضور پر ہر جگہ لوگوں نے

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِيَّائِكَ  
اور ہمارے تجھے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سجھ کر تیری عزت میں حضور نے فرمایا وہ لوگوں  
کو اللہ کی حمد ہے اور ان سے شیطانی کینہ  
نکلی کہ اللہ کی شریف جلد دعا ہے

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انھوں نے  
فرمایا کہ میں نے کہا کہ جب اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
میں گستاخی کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن مارنے  
پر آمادہ ہوئی تو حضور نے فرمایا اسے چھو دو۔ یہ کیا کہتا ہے۔ اس کے بہت  
بڑی تھی اس میں جن کی نمازوں اور جن کے روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور  
روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ تو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کی حلق کے نیچے  
ناتھرتے گا ان سب ظاہری خوبیوں کے باوجود وہ دین سے ایسے نکل  
جائیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (بخاری شریف جلد ۲ ص ۱۰۲۴ مشکوٰۃ  
ص ۵۳۵)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ انھوں نے کہا گستاخی پر حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کی حلق سے ایک جماعت پیدا  
ہو کر قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اس کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ  
ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو  
پس گئے اور بہت بوجھنے والوں کو چھوڑ دیں گے (مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۵)

اور یہی مدینوں میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت پہلے  
سے گفتگوں کے اٹھنے اور گستاخی رسول ذوالنورینہ کی حسل سے ایک ایسی  
کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی کہ پڑ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بہت بڑی





مذہب کی کتاب میں ہمارے ائمہ کی قاضی خاں، ائمہ کی مالگیری اور دروغیہ کا اگر  
میں ترجمہ کر لیا اور انہیں کتابوں کے مطابق مقدمات کا فیصلہ ہو گا یا پھر چونکہ  
حکامین خاں ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے خاندان کا اثر کافی تھا اور مسلمانوں  
اس سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ اس لئے مولوی اسماعیل دہلوی جو اس خاندان  
کے ایک فروغ تھے انہوں نے سوچا کہ ابن عبدالوہاب نجدی کی پالیسی پر عمل کر  
ہم بھی اپنے سامنے والوں کا ایک منظر تیار کر سکتے ہیں جس سے ہندوستان  
ساج و خفایت پر چھلکا قبضہ ہو جائے گا۔

اس خیال کے پیش نظر مولوی اسماعیل دہلوی نے شیخ نجدی کی کتاب  
التوحید عربی کا اردو میں چربہ انکار اور اس کا نام تصویف الاسلام رکھا۔ اس  
ملا وہ اور بھی کچھ کتابیں لکھیں جن میں من گھڑت کو حید ترجمہ کیا۔ حصہ دوسری اور  
تعالی علیہ و سلم اور دوسرے ائمہ اور اولیاء کی شان میں گستاخی کی (۱) رسول  
لئے قوم کے چودھری کا اور جبرئیل (۲) نماز میں حصہ اور تقدس علی اللہ تعالیٰ علیہ  
کے خیال کو زمانے کے خیال اور گندھے دھیل کے خیال میں ٹوٹ بٹانے سے ہرگز  
و (۳) خاندان میں حصہ کی طرف خیال لے جانے والے کو مشرک ٹھہرایا (۴) جو حصہ  
کو قیامت کے دن اپنا دلیل اور سفارشی سمجھے اسے ابو جہل کے برابر مشرک  
(۵) علی علیہ السلام کی پیش رو اور سفارشی علی الدین و نظام مبین الدین  
رکھنے کو مشرک ٹھہرایا (۶) کسی نبی یا ولی کے منزات کی زیارت کے لئے سفر کرنا  
کے منہ پر شامیانہ کو ڈالنا اور شکرناہ فرشتہ بچانا، بھلا کر دینا، لوگوں کو پانی  
اور ان کے لئے دستاورد و فضل کا دعویٰ کرنا ان ساری چیزوں کو مشرک قرار

۱) تاج العارفین مشکوٰۃ ص ۱۲۱، تفسیر الامامین ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، مستقیم فارسی ص ۱۳۱، ص ۱۳۲  
۲) تاج العارفین مشکوٰۃ ص ۱۲۱، تفسیر الامامین ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، مستقیم فارسی ص ۱۳۱، ص ۱۳۲

مولوی اسماعیل دہلوی نے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے میں شیخ نجدی کی  
پروپیگنڈا کی۔ البتہ وہ عقلی جواب دہ کو بھی کہتا تھا مگر دہلوی نے اس بات  
نجدی کا قرآن و حدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ لہذا تقلید کی ضرورت نہیں کہ  
احکام و گمراہی ہے اس طرح بقول اعلیٰ حضرت قاضی بریلوی ص ۱۰۳ میں  
غیر مقلد ہندوستان میں پیدا ہوئے (۸)

غیر مقلدین کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پروپیگنڈا کے سبب وہابی کہا  
جائے۔ لیکن اس نام کو اپناتے کرتے ہوئے مشہور غیر مقلد مولوی احمد حسین بریلوی  
مگر بریلوی غرض سے بڑی کوششوں کے بعد وہابی نام کی جگہ اہل حدیث کے  
(۹) مشرک نجدی بریلوی کی ایک دھمک نے غیر مقلدوں کو پورے طور پر  
طرف کھینچ لیا، اور وہ بڑے فخر سے اپنا تعلق وہابیت اور محمد بن عبدالوہاب  
کی سے جو مذکور خوب فائدے اٹھا رہے ہیں۔

### غیر مقلدین علمائے دیوبند کی نظر میں

دیوبندیوں کے عقیدے دیوبند میں جو غیر مقلدوں کے عقیدے ہیں مگر  
کے باوجود وہ نجدی علماء کی نظر میں غیر مقلدین کہتے ہیں، اسے جاننے کے  
منہ پر جہنمی عبادتیں پڑھیں۔

دیوبندیوں کے مشہور مفتی محمد شفیع دیکھتے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی

۱) تاج العارفین مشکوٰۃ ص ۱۲۱، تفسیر الامامین ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، مستقیم فارسی ص ۱۳۱، ص ۱۳۲  
۲) تاج العارفین مشکوٰۃ ص ۱۲۱، تفسیر الامامین ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، مستقیم فارسی ص ۱۳۱، ص ۱۳۲

معدن بنامی کے بارے میں کہتے ہیں کہ مولانا موصوف غیر مقلد تھے ۔  
منہج مزاج حضرت (تھا تو صاحب) نے فرمایا کہ میں نے خود ان کے  
"اشاعت السنہ" میں ان کا یہ مضمون دیکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ  
سال کے تجربے سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدی ایسے دینی کا دروازہ ہے ۔ حضرت  
نے اس قول کو سبیل السداد میں نقل کیا ہے (محاسن کا الامت ص ۳۲)  
اور لکھتے ہیں کہ حضرت تھا تو صاحب نے ارشاد فرمایا کہ غیر مقلد کسی کے عمل  
وکیل سے ملے دینی کی نہیں ۔ ہاں جو احمدیہ میں پرستار کرے تو بے دینی  
(محاسن کا الامت ص ۳۲)

اور مولوی اشرف علی تھا تو صاحب نے کہا کہ ایسے ہی اکثر غیر مقلدین ہیں  
حدیث کا تو نام ہی نام ہے ۔ بعض قیاسات ہی قیاسات ہیں ۔ اپنے ہی مقلد  
حدیث کی تو ہر جگہ نہیں لگی اور ایک پھر یہ تو ان میں نام و نشان نہیں  
ہے ۔ نہایت ہی گستاخ اور بے ادب ہوئے ہیں جو جس کو پا ستنے ہیں کہ  
ہیں ۔ بڑے جری ہیں اس باب میں اور ہر گول کی شان میں گستاخی کرتے  
ہوئے ہی نظر سے میں ہوتا ہے موصوف کا لا افاضات پوہ جلد ۳ ص ۳۳  
تھا تو صاحب نے اور کہا کہ حضرت مولانا محمد مصطفیٰ صاحب  
الصلی علیہ وسلم کہتے تھے کہ اکثر غیر مقلدوں کے مذہب کا اصل مجموعہ زور  
(مضمون پر عمل کرنا) ہے جس کا نتیجہ اکثر بددینی ہے (افاضات پوہ ص ۳۳)

تھا تو صاحب نے اور کہا کہ غیر مقلد ہونا تو بہت آسان ہے ۔ ہر  
ہوئے مشکل ہے ۔ کیونکہ غیر مقلدی میں تو یہ ہے کہ جو کسی میں آیا کرنا ۔  
بدعت کہہ دیا جسے پا امانت کہہ دیا ۔ کوئی معیار ہی نہیں ۔ مگر مقلد  
کر سکتا اس کو قدم قدم پر دیکھ جہاں کرنے کی ضرورت ہے ۔ یعنی

ہرول کی ایسی مثال ہے کہ جیسے سادہ ہوتے ہیں اس کیفیت میں منہ  
کی کیفیت میں منہ ملا نہ کوئی کھوٹا ہے نہ تھاں ہے ۔ (افاضات پوہ ص ۳۴)

تھا تو صاحب اور کہتے ہیں کہ اکثر کچھ خوب دنیاویں ۔ بزرگوں سے  
اس قدر برمی ہوئی ہے جس کا کوئی حد و حساب نہیں ۔ اور اس سے آگے  
یہ ہے کہ ہندوستانی تک پہنچے ہوئے ہیں ۔ ادب اور ہندوستان کا جو کوئی  
کھتے ۔ ہاں بھٹے خدا دینی میں دلچسپی نہ رکھتے (اور وہ بہت تھوڑے  
افاضات پوہ جلد ۳ ص ۳۴)

تھا تو صاحب اور کہتے ہیں کہ بعض غیر مقلدوں میں تشدد بہت ہوتا  
جیت میں مشہور تانتا اور مجھے تو الہامی اشارہ اللہ ان کی نیت پر بھی شبہ  
نہیں ہے کہ شاید ہی کوئی عمل کرتے ہوں ۔ مشکل ہی سامعہ ہوتا ہے  
تھا تو صاحب جلد ۳ ص ۳۴

تھا تو صاحب کہتے ہیں کہ آج کل کے اکثر غیر مقلدوں میں تو سونف  
کا نام مریض ہے کسی کے ساتھ ہی حسن ظن نہیں رکھتے ۔ بڑے ہی  
تے ہیں جو ہی میں آتا ہے جس کو پا ستنے ہیں جو بائیں کہہ دیتے ہیں ۔  
ت کی حمایت میں دوسری سنت کا ابطال کرنے لگتے ہیں ۔ (افاضات  
۳ ص ۳۴)

ابن خلدون نے علامہ ابن خلدون کے سابق مدبر محمد بن عبد الرحمن علوی  
و علوی ابن خلدون نے کہا کہ اسے لیکن حالت یہ ہے کہ کچھ بہت آسان  
تھا تو صاحب سمیت اکثر وہی مقلدوں کے ہاں غیر مقلدیت کے رٹن سے  
نے (تقدیر اہل حدیث اور آخری مسئلہ)

اور مولوی بشیر احمد قادری دلیو ہندی مدرس مدرسہ فاسم العلوم (پاکستان) لکھتے ہیں کہ چند مسائل میں اس (غیر مقلد) فرقے کا نظریہ وہ انگریزی کی نظر کرم اور شہم التفات کا زمین منت ہے۔ چند مسائل میں انگریز نے اپنے مخصوص اقدام جمائے تو اس نے مسلمانوں میں انتشار و فساد اختلاف و افتراق اور تشقت و لامرکزیت پیدا کرنے کے لئے دلائل و احوال کو گروہ کے شرائط اصول کے تحت یہاں کے باشندگان کو مذہبی آزادی کا گروہ کیونکہ وہ اہلسیاست تھا بنا رہی وہ بخوبی جانتا تھا کہ مذہبی آزادی قیام ہی تمام قتلوں کا منبع و معدن اور سرچشمہ ہے۔ اس مذہبی آزادی نتیجہ میں فرقہ غیر مقلدین ظہور پذیر ہوا۔ (اہل حدیث اور انگریز مقلد) یہاں آخر میں بطور خلاصہ لکھتے ہیں کیا وہ جماعت جس کے بانی اور ایسے گناہوں کے کردار اور گناہوں کے مالک ہوں کہ جن کی ساری زندگی پرستی اور اسلام دشمنی میں گزری ہو جن کی زندگی کا مشن اور نصب العین انگریز کی وفاداری اور جلال شکاری ہو جو انگریزوں کے مقاصد کی پیروی کرے جو جرح کر سہ لیتے رہے ہوں) غلب وطن اور ملک و ملت کی غم خواری ہو سکتی ہے یا کیا ایسی جماعت صحیح اسلام کی فکر بردار ہو سکتی ہے یا نہیں یقیناً نہیں..... جب ان کے اہل بر (بڑوں) کے کردار کا یہ حال ان کے اسافر (چھوٹوں) کے کردار کا اندازہ نظر پر کرام بخوبی لگا سکتے ہیں تو اس گمن نہ پاکستان میں بہا رہا

(اہل حدیث اور انگریز مقلد)

اور وہ ہندیوں کے مشہور مولانا فاضل محمد عبد الصغریٰ دہلوی کے تہا قلوب میں لکھتے ہیں کہ اس فرقے کے بانیوں اور قائلین میں نہ

میں مغرب کے نام نظر کرتے ہیں۔

(امام عبد اللہ بن کمال الوالی۔ یہ لہاؤدی کسی مسجد میں امام تھا اور مسلک غیر مقلد کے حضرات اکثر اربعہ اور حضرات محمد بن کے بارے میں ناشائستہ کلمات سب و شتم بھرا رکھتا تھا۔ بعد میں اپنی بد فہمی اور غیر مقلدیت کے پیش نظر احادیث کا انکار کرتے ہوئے جیت حدیث کا سرچشمہ بن گیا۔

(۲) سر سید احمد خاں اور غیر مقلد عالم مولوی چرلز علی بھی اس فرقے میں تھے۔ یہ مولوی کے جن خیال میں تھے اور ان بد طبیعت انسانوں نے اسلام کے کاسلسلہ شروع کیا اور اہل تہجد و زہد اہل قرآن کے نام سے موسوم ہونے کا جمل کو مولوی اسلم حیرانگہ پوری ہندوستان میں اور تمام مہر پروردگار بھی یہ شیواؤں کی طرح غیر مقلد ہے پاکستان میں انھیں کے معنوی و روحانی ہیں۔ بجز العلوم علامہ محمد زاہد لکھنوی انھیں کی فرماتے ہیں۔

عجیب ان الکثرون من مشکوری قہم کہ کہیت سے (بکڑی سی ہڈی سے) یہاں کا فاضل و مقلدین و کے سامنے والے سید مقلد تھے۔ وہ کچھ انھوں نے غلبہ مقلدین اسرافا فر مقلدین سے لگتی ہوئے۔ ان کے بڑوں میں بعض منہا ساس و جی تہمت کا کافی ہو گئے تھے کہ مولانا بن کر مولانا محمد امجد خاں علی ملوں کا پہلا باشندہ ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے بھی تھے کہ تہمت دگر لاندہ ہے ہے اور لاندہ جیت مولانا ہے دینی کا بل ہے۔ اعدہ

محمد رضا زکویا محمد شہاب الدین خوری



تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرائن و حدیث سے مسائل کا جواب دیتے ہیں۔ لیکن ہمیں جس سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجاہد کی کوئی بات کہہ کر ماننی چاہئے اس کے لئے قرآن و حدیث ہر شخص کو سمجھ سکتا ہے اس کے لئے علم کی ضرورت نہیں۔ مثلاً قرآنی کلمے اسلام کے مشہور مفسر قرآن حضرت علامہ امام محمد صالح المنجدؒ لازمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانچ رکوع ۳۶ کی آیت کو میرے ائمہ و علماء نے اٹھلکنا شروع کیا۔ الحمد للہ کی تفسیر میں جو حرم فرماتے ہیں۔

[illegible]

(آلہدیسر کسپر علیہ السلام)

[illegible]

آپ کے پاس جو (تفسیر) تھائی  
اور حضرت علامہ ابن حجر کی شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دیکھتے ہیں کہ حضرت  
امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ منہ فرمایا۔

[illegible]

اسلام رازی کی تفسیر میں تو یہ کہ نیکوئوں پر جہنمی کرنے سے  
کے جہان کا نور بند کرے گا کہ ان کو دکھ اور بانہ ہو جائے تو وہ بغیر کسی بین کے  
دور کی آواز کو سنتا ہے دور کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور اعمال میں تصرف کرنے  
پر قادر ہو جاتا ہے۔ اور حضرت امام اعظم و حضرت امام شافعی کے اشعار سے یہ  
کافور ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ باتیں غیر عقلمند کے یہاں شریک ہیں اس  
لئے انھوں نے یہ دوسرا اصول بتایا کہ ہم کسی مفسر اور کسی مجتہد کی کسی کوئی بات  
محرر نہیں کریں گے۔

نواب وحید الزماں جو خود بھی غیر متقلد ہیں وہ اس طرح کی آزادی پر اپنے  
 بہائیوں کو تہیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غیر متقلدوں کا گروہ جو اپنے متقلدوں کو  
 کہتے ہیں۔ انھوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ متقلد، جماعت کی پروا نہیں کرتے  
 نہ سلف صالحین اور صحابہ و اہل بیت کی قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی  
 من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر درج کی ہے اس کو بھی نہیں سنتے  
 (حیات وحید الزماں ص ۱۰۲) انوار الرشید ص ۱۰۲ (مجموعہ)

شریف میں اچھی ہے اس کے بھی نہ سننے ہی کا نتیجہ ہے کہ غیر عقلاؤں کے مشہور مولوی شہداء اللہ امرتسری نے جو قرآن مجید کی منہائی تفسیر لکھی ہے غیر عقلاؤں نے بھی اس کی سخت مخالفت کی ہے۔ چنانچہ اس مذہب کے ماننے والوں نے عالم مولوی عبداللہ غزنوی کے شاگرد مولوی عبدالحق غزنوی اس تفسیر کے بارے میں یوں تحریر کرتے ہیں: "الافتاء غلطاً معانی غلطاً" غلطاً کیلئے تحریف میں یہودیوں کی بھی ناک کاٹی (الاربعین ص ۱۱۰ بحوالہ شیشہ کے گھر ۱۳۲۱)

## تیسرا اصول |

**تیسرا اصول** غیر مقلدین کا تیسرا اجماع اصول یہ ہے کہ ہر اسکے میں آسان امور اختیار کر کے ہائے اور ان کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے غیبیہ کہہ کر رد کر دیا جائے۔ اس لئے کہ انسان کی خاصیت یہ ہے کہ وہ آسانی کو پسند کرتا ہے۔ تو عقلی، شرعی، مانگی اور عقلی سب جہاں سے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلدین کو کہہ دیا جائے کہ یہ مذہب قبول کر لیں گے۔

تراویح |

**تراویح** غیر مقلدوں کی آٹھ رکعت تراویح کا مسئلہ بھی اسی اصول کے تحت ہے کہ مسلمانوں کو بھرتہ رکھنے کے ساتھ ٹکاروں کی مشقت کے سبب تک جاتے ہیں اور کھانے کے بعد چاہتے ہیں کہ رکعت ادا کر لیں۔ تو انہوں نے جس کوکعت تراویح کی کہاتے آٹھ رکعت کر دی تاکہ مسلمان بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر حاصل کریں اور یہاں تا یہاں مقبول کر لیں۔ حالانکہ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریفہ مروی ہے جنہوں نے فرمایا۔

لَمَّا أَتَوْا فِي سَاعَةِ شَدِّ رُبِّ الْخَطَابِ بِهِمْ صَاحِبُكُمْ حَضَرَتِ الزَّوَادِقَةُ الْعُزْمُ فَوَافَتْهَا

پیشانی پر کفہ و فیوضی رواد      عزت زما و حرا میں رحمت برآورد  
ایمانی فی معرفت      و توحید حق تعالیٰ

اس حدیث شریف کے بارے میں مرقاة شرح مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ ۱۷۵  
میں ہے۔

فی ان النور دئی فی العکاسۃ و استلوا  
 امام نووی شافعی نے غصہ میں فرمایا کہ  
 و لایت کہ منار صبح ہے۔

اور حضرت یزید بن ابی مرثد اللہ ثمالی عنہ سے حدیث شریف مروی ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

[illegible]

اور حضرت امام محمد بن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَغَيْرُهُمْ أَوْ أَسْخَابُ  
وَالْجَنَّةِ سَعْيُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ  
جَنَّتْ لَهُمْ نَجْدَةٌ وَهُوَ خَيْرُ سَكُنَاتٍ  
الَّتِي سَيَّجَىٰ رَبِّي اللَّهُ رِجَالَهُ الْإِنجِي  
بِذَلِكَ الْإِنْسَانِ هَكَذَا أَدْرَكَكُمْ  
بِشِدَّةِ الْإِسْلَامِ وَبَسُكُونِ جَنَّتْ لَهُمْ  
سَكُنَاتُهُ -

اور عمدۃ القاری شریف بخاری جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ میں ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ كَقَوْلِ  
 مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَقَوْلِ شَدَّادِ  
 الْكُوفِيِّ هُوَ الْإِسْلَامُ وَهُوَ الْإِسْلَامُ  
 الْفُتُوخُ وَهُوَ الْفُتُوخُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
 كَقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ  
 الْفُتُوخُ وَهُوَ الْفُتُوخُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
 كَقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ  
 الْفُتُوخُ وَهُوَ الْفُتُوخُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

اور مولانا عبدالحی صاحب فرنگی علی مدظلہ العالیہ حاشیہ شرح وقایہ  
 جلد اول صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں۔

ثَبَّتَ اِسْمُ الْفَتْحِ اِسْمُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَتَحْتَهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ  
 مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ

لیکن غیر مقلدوں کے نزدیک جیس رکعت تراویح کی حد نہیں ملطاف  
 اس مضمون کی حدیثیں تخریج کرنے والے امام مالک ابن سعد اور امام شافعی  
 علیہما السلام کا جیس رکعت تراویح پڑھنا غلط و بڑے بڑے امام، حضرت  
 سفیان ثوری، حضرت ابن مبارک اور حضرت امام شافعی کا تراویح کو جیس  
 رکعت قرار دینا غلط و جہور علماء کا قول غلط اور مکہ شریف والوں کا جیس رکعت  
 پڑھنا یہ بھی غلط۔ یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کے ماننے کا  
 یہ دم بھرتے ہیں انھوں نے جو اپنی کتاب حجتہ اللہ الیہ اللہ جلد دوم صفحہ ۱۰ پر  
 لکھا کہ غلط ہے جیس تراویح کی حدیثیں تراویح کی تعداد میں رکعت ہے

وہ بھی غلط۔ اس لئے کہ تراویح کے مسئلہ میں اگر وہ شاہ ولی اللہ کی تحقیق میں ہیں  
 تو جیس رکعت پڑھنے میں نفس کو تکلیف ہوگی۔ اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے  
 کہ مقلدین کو غیر مقلدوں کی بنائے کا بہت بڑا فوریہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔  
 اور اسی بنیاد پر کہ لوگ غیر مقلد ہو جائیں ان کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ نماز  
 کے مال اور پانچ سو سال کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں؟

قربانی غیر مقلدوں کے نزدیک پادشاه قرطانی یا عمر موسیٰ کی بنیاد بھی  
 اسی تیسرے اصول پر ہے تاکہ سجدات و آسانی اور جو سکتے دن  
 بھی گوشت کی فراوانی دیکھ کر خوف ہمارا نہ اندھمب قبول کر لیں۔ والا کہ حضرت  
 عمر حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث شریف  
 مروی ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

اِنَّكُمْ اَتَيْتُمْ فَلَاحَةً اَوْ لَحْمًا  
 وَاسْمُ الْفَتْحِ اِسْمُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَاسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ

اور حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔  
 انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔

اِنَّكُمْ اَتَيْتُمْ فَلَاحَةً اَوْ لَحْمًا  
 وَاسْمُ الْفَتْحِ اِسْمُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَاسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ  
 اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفَتْحُهُ

مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا، اس طرح ہمیشہ  
 سے وہ تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ مکہ شریف میں بھی  
 تین ہی دن قربانی ہوتی ہے۔ لیکن غیر مقلدوں کے نزدیک یہ حدیثیں غلط  
 ساری دنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی یا نہ کرنا سمجھنا غلط بلکہ مکہ شریف





کہ دنیا ہی اسی میسرے اصول پر ہے کہ عام طور سے لوگ تین طلاق دے چکے ہیں پھر جانتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے تو قاضی اور شافعی و فہر سب لوگ کہتے ہیں کہ حلال کرنا پڑے گا جس میں دوسرے شوہر کا کہہ کر ایک بار حبس تری کرنا ہی ضروری ہے۔ تو اس سے لوگوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا ہم لوگ یہ صورت اختیار کریں کہ ایک دو تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلال رہے۔ بچنے کے لئے ہماری طرف آجائیں اور پھر امانتاً مذہب قبول کر کے غیر مفلح و ناجی ہو جائیں۔

حاضر ہے کہ اگر ابھی صرف نکاح ہوا اور ہوسٹری نہیں ہوئی کہ شوہر نے ایک مہینہ ملاقیں اپنی بیوی کو اس طرح دیں کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ تو اس صورت میں سب کے نزدیک صرف ایک ہی طلاق چلے گی۔ اس لئے کہ جب شوہر نے پہلی بار کہا تجھے طلاق ہے تو عورت اسی وقت فوراً اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اور پھر کبھی عورت کے لئے دوسری اس لئے دوسری اور تیسری بار کہنے سے اس پر طلاق نہیں پڑے گی کہ طلاق کے لئے عورت کا نکاح یا عدت میں ہونا ضروری ہے۔ البتہ اگر ابھی عورت کے متعلق یہ کہہ کر اسے تین طلاق۔ تو اس صورت میں اس پر تین طلاقیں پڑنا ہوں گی۔

اور اگر نکاح کے بعد عیوی سے بمبستری کر چکے ہو تو پھر یہ ہے اس سے یوں کہہ کر تجھے عین طلاق۔ یا اس طرح کہہ کر تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ دونوں صورتوں میں اس پر پینوں خلاف میں چار ہائیں لگیں۔ اس لئے کہ جب شوہر کو عین طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور عین طلاق دے رہا ہے تو تینوں چار ہائیں لگیں۔ یا اسے ایک مجلس میں لگنا

علاقہ دے جائے کسی مجلسوں میں۔ جیسے کہ کسی شخص کو تین دوکانوں کے بیچے  
مقام حاصل ہو اور وہ تینوں کو بیچ دے تو تینوں یکساں ہوں گے۔ چاہے وہ  
تینوں دوکانیں ایک ہی مجلس میں بیچے جائے کسی مجلسوں میں لیکن بیچنے والے  
دو تینوں دوکانیں اور بیکے صرف ایک۔ اسے کوئی عقائد نہیں تسلیم کر سکتا۔  
اسی طرح سے جب شوہر کو تین علاقہ دینے کا حق حاصل ہے اور وہ تینوں  
علاقہ میں دے ڈالے مگر بیکے صرف ایک۔ اسے بھی کوئی عقائد نہیں مان  
سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مجلس کی تین علاقہ کے بیکے چارے پر چاروں صاحبکار  
کا اتفاق و اتفاق اور چاروں انصاف اسلام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سب کا اتفاق  
ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ احمد رضا اویسی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ است کرتے  
فان قلنا انما نحن الخ کی تفسیر میں تحریر فرما رہے ہیں۔

[illegible]

الْعَدَالَةُ الْمُعْتَصِلُ

جلد اول (مشت)

اور حضرت حمید بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی عاتکہؓ کو زمین ملائیں دیدیں بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ عاتکہؓ کو آپ کی جدائی کا بڑا غم ہے تو آپ رو پڑے اور فرمایا۔

قَوْلًا أَفِيكَ مَسْنُونٌ جَدُّي أَوْ عَدُوٌّ لِّي  
أَفِيكَ مَسْنُونٌ مَسْنُونٌ قَوْلًا أَفِيكَ  
سَرَّحَنِي خَلْقٌ يَشْفُو أَوْ عَدُوٌّ لِّي لَا يَشْفُو عَدُوٌّ  
الْأَخْرَجَ أَفِيكَ لَأَفِيكَ مَسْنُونٌ قَوْلًا أَفِيكَ  
لَمْ يَخْفِ قَلْبِي مَسْنُونٌ مَسْنُونٌ قَوْلًا أَفِيكَ  
شَدِيدٌ مَسْنُونٌ مَسْنُونٌ قَوْلًا أَفِيكَ  
جلد اول (مشت)

اس حدیث مبارکہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ چاہے تین ملائیں ایک جسم کا بھی دسے چاہے تین غبروں میں۔ بہر صورت بیوقوف ملائیں پڑ جائیں گی۔

اور حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

قَوْلُهُ جَدُّي عَدُوٌّ لِّي عَدُوٌّ لِّي  
عَدُوٌّ لِّي عَدُوٌّ لِّي عَدُوٌّ لِّي  
عَدُوٌّ لِّي عَدُوٌّ لِّي عَدُوٌّ لِّي  
عَدُوٌّ لِّي عَدُوٌّ لِّي عَدُوٌّ لِّي

جلد اول (مشت)

کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکھا ہے  
کہ میں نے اپنے سب بھائیوں کو عداوت میں لایا ہے  
اور میں نے اپنے سب بھائیوں کو عداوت میں لایا ہے  
اور میں نے اپنے سب بھائیوں کو عداوت میں لایا ہے  
اور میں نے اپنے سب بھائیوں کو عداوت میں لایا ہے  
اور میں نے اپنے سب بھائیوں کو عداوت میں لایا ہے  
اور میں نے اپنے سب بھائیوں کو عداوت میں لایا ہے  
اور میں نے اپنے سب بھائیوں کو عداوت میں لایا ہے

حضرت امام ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو حمید بن عرق وغیرہ نے حضرت مجاہد سے روایت کیا۔ اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۴۱) اور شعبہ نے بھی اس حدیث کو عمرو بن سمرہ سے روایت کیا۔ اور انھوں نے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت ابی ہریرہؓ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۴۲) اور ابویوبؓ و ابن جریرؓ دونوں نے اس حدیث کو مکرّم بن خالد سے روایت کیا۔ اور انھوں نے ابواسطہؓ سعید بن جبیرؓ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۴۳) اور ابن جریرؓ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن ابی رافعؓ سے بھی روایت کیا۔ اور انھوں نے عطار کے واسطے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۴۴) اور انھوں نے اس حدیث کو عائشہؓ سے روایت کیا۔ اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ اور اس حدیث کو ابن جریرؓ نے عمرو بن دینار سے بھی روایت کیا اور انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا۔ یہاں سب نے تین ملائوں کے



لَيْسَ بِهِ أَكْبَرُ فَكُلُوا مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ  
 فَكُلُوا مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 اپنی خلافت کے زمانہ میں یہ قانون بنادیا کہ ایک دم جن ملاحقین میں سے کسی کو بھی  
 شارع مسلم حضرت علامہ امام نووی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان اس  
 حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں۔

مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ  
 كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَكُونَ  
 أَوْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَنَحْنُ  
 الْبَيْتُ وَنَحْنُ الْبَيْتُ وَنَحْنُ الْبَيْتُ  
 يَنْقُضُ الْبَيْتَ

لیکن غیر عقول کے نزدیک قرآن مجید کی تفسیر غلط نہ ہوگی اور ان  
 اور ابو داؤد شریف کی روایت ساری حدیث غلط، چاروں ائمہ مجتہدین اور  
 سلف و خلف کے ہر مقلد کے لئے وہی کا مذہب غلط و حضرت عبداللہ بن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قیدہ کہ ایک مجلس کی دی ہوئی تین ملاحقین سب پر  
 جائیں گی جس پر بہت سے بڑے بڑے محدثین گواہ ہیں وہ بھی غلط اس کے  
 بارے میں تو اسے رسول حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کہ وہ  
 حدیث غلط۔ یہاں تک کہ صاحب کرام کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق انصر  
 یہ قانون بنادیا کہ ایک دم جن ملاحقین میں سے کسی کو بھی غلط اور جس  
 اس قانون کو مان لینا اور اس پر عمل وراہہ جو ماسب غلط۔ البتہ ابن عباس  
 کئی صدی بعد پیدا ہوا صرف وہ صحیح ہے۔ یعنی غیر عقول کے نزدیک

حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام وغیرہ نے تہمت اور شرکیت کے مزاج کو نہیں  
 سمجھا صرف ابن عباس نے سمجھا۔ نعوذ باللہ من الظلمات

ابن تیمیہ کون؟  
 ابن تیمیہ جو ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا اور ۷۲۸ھ میں فوت  
 ہوا وہ شخص ہے جس کو غیر تقلیدین پر امام تسلیم کرتے  
 ہیں۔ مگر وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ اس نے بہت سے  
 مسائل میں علمائے حق کی مخالفت کی ہے یہاں تک کہ اس نے حضور صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی فریادت کے لئے عین طبع کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے۔ اس کا  
 حقیقہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں۔ اور یہ بھی  
 اس کا عقیدہ ہے کہ خدا کے تعالیٰ کی ولایت میں تفسیر تبدیل ہوتا ہے۔

جیسا کہ عارف باللہ حضرت علامہ شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان  
 تحریر فرماتے ہیں۔

ابن تیمیہ من المحدثات وقد  
 ساد عليه آفة من هب حتى  
 قال العلماء انه الضال المضل  
 ولا ہے تفسیر ساری جداول ملحقہ

اور خاتم الفقہاء والمحدثین حضرت علامہ شہاب الدین ابن حجر مکی شافعی  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

انه خالف الناس في مسائل  
 نبه عليها المناسج السبكي وغيره  
 کی مخالفت کی ہے جس کی نشاندہی حدیث

عہ غیر تقلیدین ملحق ہے کیے ہیں پڑنے کی جو مجلس پیش کرتے ہیں ان کا غلوس جواب  
 پانے کے لئے ہر احمق و فاجر کا سلاخہ کریں۔

فما اشرف ذبہ الاجتماع قولہ فان  
ملاقى المحاضن لا ينعى وكذا الملاقى  
فى المهرامح فيه وان المصلاۃ  
التركبت عند الايجوت تصفا  
وان المحاضن يباح لهما الطواف  
بالبيت ولا كفارة عليهما وان  
الطلاق الثلاث حرة الى واحد  
وان المباحات لا تفجس بحوت  
حيوان فيحاط بالفساد وان الحب  
يصل قطوعه بالليل ولا يفرج  
الى ان يغسل قبل الفجر وان  
كان بالبلد وان مخالف الاجماع  
مكفر ولا يفسق وان سب باھل  
الحوادث وتولى بالحجر م  
الجهة والا شغالى وانہ يقدس  
العرش لا يصغر لانكبر وقيل  
ان الناس انفقوا وان الانبياء عاير  
معصومين وان رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم لا  
حاله ولا يستر مسلم به وان  
انشاء السفر اليه بسب الزبوان

بیتہ لا تقصر الصلاة فيه و  
هو ذلك اليوم الحاجة ماسة  
لنجاته ۱۰ تلخيصا -  
۱۱ از تحریر فرماتے ہیں -

توصية خذله واحذله واعلم  
له واؤله. وبذلك صرح  
بالذين يسافقوا ولو  
بأقواله ومن اساء ذلك  
بمطاعة كلام الامام  
لتهدى العقول على امامه  
خلقه ويلا غلبة الحق  
حسن السبيل وولد الشا  
يخ الامام العزيز جماعة  
لعمرو وغيره ومن  
فعية والافكية والمنفية.  
يقصر اعترافه على سائر  
وفية بل اعترافه على مثل  
ومن الخطاب وعلى من  
طالب رضى الله تعالى

مزمون نہیں ہے۔ بلکہ کو اس سید نے بنایا چاہئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ریاست کی بدولت سے ہو کر بنا گیا ہے۔ ایسے مضمون بنانے کی تعریف تو نہیں۔ جو شخص یہ سنا کر کہ اس کو اس سید کی شفا سے مراد ہے۔ (پتا کی مدد سے ۱۳۹۸ء)

[illegible]

عنہما والی حاصل ان لایقہام  
لکھنؤ و سوان بل پوری کی کل  
وعرو حزن و یعتقل فیہ اندہ  
مجدد عذابی و مضل جاہل  
غالی۔ عارضہ اللہ بعد لہ  
واجبات من مثل طریقتہ  
و عقیدتہ و فعلہ ہامین۔

دستہ چھڑکے کایہ ان کو تین صنفیں تھیں  
امیران کو تین صنفیں تھیں ان کا مطالبہ کسی  
مہنہ کی خدمت تھی ان کو کچھ پانچ مرتبہ  
خواہیہ کہہ دیتے تھے کی بجوں کو کہہ  
تھے بگڑا اس قابل نہیں کہ کڑھوں کو کہہ  
میں چھڑکے کی باتیں اور چاہتے تھے  
بہی عقیدہ رکھا ہستہ کرو بہ مذہب اگر  
کو کہہ کرے طاق باقی اور دستہ تھانہ  
ہے خطائے قتالی اس سے انتقام لے اور  
فوجوں کو اس کی راہ اور اس کے عقیدوں سے

بناد میں رکھ۔ اکین و قتالی حدیثیہ

اور انیسویں صدی چھری کے عقیدہ اندھی سورج ابو عبد اللہ بن بطوطہ  
اپنے سفرنامہ میں انہیں تیسرے کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

حکیمۃ العبدیہ فی اللوٹہ۔ ایک ہونے نامہ اکین  
پھر لکھتے ہیں۔

یہ کہہ فی الفنون الا ان فی عقلہ  
شیخہ و ملازمین بطوطہ طبع دار بہت ملک  
و طبع غیرہ مشہور  
ہوئے اندھی ملک اسطوریہ اندھ اور اندھ

دارغ میں خرابی اور فتوری کی وجہ سے سب ابن تیسرے نے بہت سے  
مسائل میں اجماع امت کی مخالفت کی یہاں تک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
الہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہی اعتراف کا نشانہ بناؤ اور ان

و جماعت حق تعالیٰ، مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء اس کا رد کیا اور اسے  
گمراہ و گمراہ قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدین کہ جن کے دلوں میں کھوٹا اور گھٹیا  
جاتی ہے۔ انھوں نے واقعی غلط رکھنے والے ابن تیسرے کی پیروی کر لی اور  
اسے اپنا امام و پیشوا بنالیا۔

۱۔ دعا ہے کہ خدائے عز و جل ابن تیسرے اور اس کی پیروی کرنے والے  
غیر مقلدین کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین بحمدہ سبحانی  
الحکم علیہ و علیٰ اولہ افضل الصلوٰت و اکمل التسلیم

## غیر مقلدوں کے کچھ پوشیدہ راز

۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک امام چندر اور پچیس اور کرشن نبی ہیں جو تیسری  
میں مشہور ہیں۔ اسی طرح خادیموں میں مذہب است۔ اور تین و چار و گونا  
میں انیسویں۔ اور بد و سقراط اور فیثا اخورس یونانیوں میں۔ مولوی  
و حیدر الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے۔ یہ  
انہی بار صفا تھے۔ (پیر الہدی مشہور)

۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک کافر کا فوج کیا ہوا یا نور ملال ہے۔ اس کا کھانا  
باز ہے۔ وکیل الطالب ۱۳۳۰ مؤلفہ قواب صریح حسن خاں غیر مقلد و عرف  
الہادی ۱۳۳۰ مؤلفہ لولاسن خاں غیر مقلد

۳۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں تین عورتوں سے چاہے  
عہد ہاں کہ سارے عیسائین و مالک و ملازمین جو ہنسے سارے تین تین تین تین تین  
کی تصنیف قطع التوحید سے بعد فقہ کے تھے ہیں ۱۰۰

نکاح کر سکتا ہے۔ اس کی حد میں کہ چارہی ہو (غیر طلاق صلی صلیٰ و منکر) و نواب صاحب غیر مقلدین کی معرفت الیہادی صلیٰ

۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک خشکی کے وہ تمام جانور مائل تر جن میں خون نہیں (بدورالاجلہ ص ۲۳) مؤلف نواب صاحب مذکور

۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو جانور مر گیا اوریتہ ہے وہ ناپاک نہیں (دلیل الطالب ص ۲۳)

۶۔ نواب صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں کہ سور کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح اور قابل اعتبار نہیں۔ بلکہ اس کے پاک ہونے پر وال ہے۔

(بدورالاجلہ ص ۲۴) ۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک سوائے حیض و نفاس کے خون کے باقی تمام جانوروں اور انسانوں کا خون پاک ہے (دلیل الطالب ص ۲۳) و بدورالاجلہ ص ۲۴

۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک مالی تجارت میں زکوٰۃ نہیں ہے (بدورالاجلہ ص ۲۳) و دلیل الطالب و مسک الختام شرح بلوغ المرام و شرح رسالہ شوکانی

۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام اشیاء میں سولینا جائز ہے (دلیل الطالب معرفت الیہادی ص ۲۳) و بدورالاجلہ ص ۲۳

۱۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک ناپاک آدمی کو بغیر غسل کے قربان شریف کو چھڑا

استعمال رکھنا اور ماتمہ رکھنا جائز ہے۔ (دلیل الطالب ص ۲۳) عرف الیہادی

البنیان المرسوس

۱۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں (بدورالاجلہ ص ۲۳)

۱۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک شراب ناپاک و نجس نہیں ہے بلکہ پاک ہے (بدورالاجلہ ص ۲۳) و دلیل الطالب ص ۲۳ معرفت الیہادی ص ۲۳

۱۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں سونے نہیں چوتا جس طرح چاہے پیچے خریدے کی زیادتی طرح جائز ہے (دلیل الطالب ص ۲۳)

۱۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک مٹھا پاک ہے۔ (بدورالاجلہ ص ۲۳) و غیر کتب بالا

۱۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک نروال ہونے سے پہلے ہر کی نماز پڑھنا جائز ہے (بدورالاجلہ ص ۲۳)

۱۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جوان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز ہے (بدورالاجلہ ص ۲۳) و دلیل الطالب ص ۲۳ و مسک ص ۲۳

۱۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر کوئی قصد نماز چھوڑے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں۔ اور نہ اس نماز کا قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (دلیل

الطالب ص ۲۳) ۱۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک تمام جانوروں کو شراب پاک ہے (بدورالاجلہ ص ۲۳)

۱۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک دہکے تمام جانور زندہ ہوں یا مردہ سب مائل ہیں مگر زانی (بدورالاجلہ ص ۲۳) و معرفت الیہادی ص ۲۳

۲۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے برتن استعمال کرنا جائز ہے (بدورالاجلہ ص ۲۳)

۲۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک جس شخص نے کسی عورت سے زانیہ کیا ہے وہ نجس اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی زمانے سے پیدا ہوئی ہو عرف

الیہادی ص ۲۳



۲۶۔ غیر مقلدوں کے نزدیک مشت زنی کرتی۔ یا اور کسی چیز پر مٹی خارج کرنا اس شخص کے لئے مبارک ہے جس کے بچہ نہ ہو۔ اور اگر کنز و مین مبتلا ہو ناخون ہو تو دلچسپ و مستحب ہو تا ہے (عرف الحادی ص ۲۳۷)

۲۲۔ غیر تقلیدین کے نزدیک ایک ہی بیکری کی قربانی بہت سے گھروں والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے، اگرچہ سوامی جی ایک مکمل عیسائی کیوں نہ ہوں (ہندو زمانہ ۲۳/۳)

۲۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک  
کی زیارت کے لئے سفر کرنا گناہ نہیں (مرف الہادی ۲۵۵)

۲۵۔ غیر مقلد بننے کے لئے دو ایک نجاست مگرنے سے کوئی اپنی ناپاک نہیں ہوتا  
چلی تھوڑا ہویا بہت۔ نجاست پانماز ویشاب ہویا اور کوئی جو ہاں و نج و  
ہوئے و ظاہر ہو تو ناپاک ہو جائے گا۔ (سرف الماوی مٹ)

۲۶۔ نیز مقلدین کے نزدیک اگر نمازی لمبا پاک بدن سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ اور وہ گنہگار ہے۔ (عبود اللہ جلد ۳ ص ۲۹)

۲۶۔ غیر متقلدین کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا (مسئور الفتی)

۲۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک سرمنڈانا خلیفہ سنت اور فارادیوں کی علامت ہے۔ (البیہان المصنوع ص ۱۹۵)

۲۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔  
(الہدیان المرصوف ص ۱۸۱)

۳۰۔ غیر متعلقہ ان کے نزدیک عورت کی نماز بغیر تمام سر سے چھپائے ہوئے صحیح ہے نہ ہوا دوسری عورتوں کے ساتھ جو اپنے چھپائے ہوئے سر کے ساتھ ہوا دوسرے تمام کے ساتھ اور عورتوں کے ساتھ سے اور نہ کوئی اس کے ساتھ ہوا دوسرے کے ساتھ

۳۰۔ غیر مقلدوں کے نزدیک نمازی کے کپڑوں کے واسطے پاک ہونا شرط نہیں اگر کسی نے ناپاک کپڑوں میں بیٹھ کر کسی قدر کے قصداً نماز پڑھ لی تو اس نماز صحیح ہو جاتی ہے۔ (دلیل: مطالب ۲۴۷)۔ عرفہ النہادی مسئلہ ۱۷۰ و ۱۷۱ ص ۳۵

۳۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک شیخوں سے تہن یا چادر پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا۔ (رد المحتار ص ۲۹۸)

۳۳۔ رمضان میں روزہ فی حالت میں کسی نے قہراً کھا پی لیا تو غیر قہراً کھانے پر روزہ اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے (دستور السنۃ ص ۱۰۳)

۳۴۔ عمر غفلت میں کے نزدیک پروردگار کی آیت غماص اور راجح مطہرات کے  
سے میں وارد ہو جاتی ہے۔ امت کی عمر بقول کے واسطے نہیں ہے۔  
مذہبانہ المصنوع ۲۹۸

۳۵۔ غیر قلعہ دین کے نزدیک سیاہی رنار پشت، کھانا باجر ہے حرمت کی پشت بہت نہیں، دیوانہ لہر ۳۶، و عرف باجر کی سنگست ۲۴۳

۶۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک جانور کے ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھا جاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے۔ اس کا کھانا جائز ہے (عرف الجاوی ص ۲۴۹)

۲۷۔ ناپائیدار اور کفر با تعین کی ندامت کرے تو اس کی ندامت صحیح ہے۔  
(رف المادی ۳۸)

۳۸۔ مولوی وحید الزماں غیر متقلد لکھتے ہیں جو شخص تکلیف یا خوشی کی سبب سے

۳۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک حالت جہنم میں عورت پر ملاقا نہیں مگر

$$\left( \frac{1}{\mu} \frac{\partial}{\partial \mu} + \frac{1}{\mu} \frac{\partial}{\partial \mu} \right)$$

۳۳۔ شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے تین سو سے زیادہ مسائل پر غلطی کی ہے (مناوی مدنیہ ص ۸۷)

۳۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک فہرہ نماز کے واسطے ملاوہ تکبیر کے دو اور دو دینا چاہئے (اسرار اللہ ص ۱۸۷)

۳۵۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ اگر بڑی نے زنا سے مال کما یا اور اس کے اس نے توبہ کر لی تو وہ مال اس کے اور تمام مسلمانوں کے لئے حلال اور پاک ہو جاتا ہے (دیکھو فتاویٰ مولوی عبد اللہ غازی پور۔ مورخہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۲۸۳)

۳۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک خطبہ میں غلطی کا ذکر کرنا بدعت ہے۔

(دہلی الہدی ص ۱۱۸)

۳۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک ستر جانکڑ ہے (دہلی الہدی ص ۱۱۸)

۳۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو شخص عورتوں اور لونڈیوں سے لواطت کر دیتی ہے اس کے مقام میں ہمبستری کرے اس کو متع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ مسئلہ متع قیہا ہے (دہلی الہدی ص ۱۱۸)

۳۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک گالنے اور ملا میر سے لوگوں کو متع نہیں کر

چاہئے (دہلی الہدی ص ۱۱۸)

۴۰۔ غیر مقلدین کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال بحسب جنس

ہیں۔ (دہلی الہدی ص ۱۱۸)

## غیر مقلدوں کے چالیس قریب

کتاب حقیقۃ الفقہ تصنیف غیر مقلد مولوی یوسف ہے پوری جو دوسرے غیر مقلد مولوی وادو کی تصنیف اور اضافہ کے بعد ادارہ دعوت الاسلام ممبئی میں پورہ بجائی سے شائع ہوئی ہے۔ وہ حنفیوں کو ان کے مذہب سے نفرت دلانے اور انہیں غیر مقلد و باطنی بنانے کے لئے شروع شدہ آخر تک پوری کتاب فریب سے بھری ہوئی ہے۔ ہم اس مقام پر اس کتاب کے صرف چالیس قریب نقل کرتے ہیں۔ (۱) حقیقۃ الفقہ ص ۲۹ پر منظور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور کتاب خلیۃ الطالبین کے حوالہ سے حنفیہ کو تحریر فرماتے ہیں سے شائع کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان غیر مقلدوں کے اس فریب کا پورہ چاک کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ صرف غلط اور افتراء برائے حق ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا سمجھا ہے۔ حنفیوں کے یہاں صرف لفظ یہیں کہ ہر بعض اصحاب الہی حقیقہ و بعض حنفی ہیں۔ اس سے نہ حنفیہ پر الزام آسکتا ہے نہ معاویہ اللہ عنہ حنفیت پر۔ آخر یہ تو قطعا معلوم ہے اور صحت جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلی تھے۔ جیسے زین العابدین صاحب کشفاف و عبد الجبار مروسلری صاحب مغرب و زہدی صاحب قبلیہ و عادی و عینی ہیں اس سے حنفیت و حنفیہ پر کیا الزام آیا ہے۔ بعض شافعیہ زیدی رضی

ہیں۔ اس سے شافعیہ و شافعیہ پر کیا الزام آیا؟ — مجاہد کے  
 والدی سب جنہوں ہیں۔ پھر اس سے حنبلیہ و حنبلیہ پر کیا الزام آیا؟ —  
 جانتے دو اور فقہی، خارجی، معتزلہ، والدی سب اسلام ہی میں بیٹھے اور اسلام  
 کے مدعی ہوئے پھر معاذ اللہ۔ اس سے اسلام و مسلمین پر کیا الزام آیا؟  
 (فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص ۳۸)

مقامِ اعلیٰ کہ حضور سید الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف بعض حقیقوں کو گمراہ فرمایا جو فروغی مسائل میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کرتے تھے اور غلط عقیدہ رکھتے تھے۔ جیسے کہ آج کل دیوبندی اور سودودی وغیرہ فروغی مسائل میں حضرت امام اعظم کی پیروی کرنے کے سبب متعلق کہلاتے ہیں اور غلط عقیدہ رکھنے کی وجہ سے گمراہ و دُمدل بنیں۔

(۲) اور ص ۱۹ پر عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ زندگی بامردہ جانے کا علم لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں پڑتا۔۔۔ یعنی غیر مقلدوں کا نقطہ ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ مسئلہ فتاویٰ عالمگیری میں ہرگز نہیں ہے۔

(۲) اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۹۳ پر ہدایہ کے حوالہ سے سبکہ بغیر جہاد کے منیٰ فوج میں داخل ہو گئی اور عورت عالمہ ہو گئی تو انی وقت غسل لازم ہو گا۔ یہ بھی غیبتِ مغللہ کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ مسئلہ برسرِ غم نہیں ہے۔ لہذا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

(۴) اور ۱۹۵۷ء پر درمختار کے حوالے سے ہے کہ پیشاب حلال

انوروں کو نجاست دور کرنے والا ہے۔ یہ بھی غیر مفیدوں کی نجات ہے اس لئے کہ وہ نجاست میں یہ مسئلہ سرگرم نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہے جنال انوروں کا پیشاب نجاست ہے۔ دیکھتے تیار اول ۱۳۲۔  
در جوہر نجاست ہے وہ نجاست سرگرم نہیں دور کر سکتی۔

(۵) اور طے ۱۹۵۷ء پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ پافانیا  
یہ لوگ کشمکش جنگی توڑ پھوٹنے سے پاک ہے۔ عالمگیری  
میں یہ مسئلہ صرف چترپو کے سوزہ کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ اس کی اصل  
بیانوت یہ ہے انعت اذا صابته العجاسة ان كانت حبيصة  
في الدرة والروث والمني يطهرها الحيت اذا يديست (جلد اول ص ۱۳۸)  
یہاں غیر متداولوں کا اسے سطلق لکھنا کہ ہر چیز میں پافانیا یا لیدر کے کوئی  
کھربے بھی ان کا مفر ہے۔

(۶) اور حضرت پروردگار کے حوالہ سے ہے کہ متوہجس العینا  
ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا افتراء و بیان اور حنفی مذہب سے  
واقف کو مہاجر کا غیر مقلد و بالی بنانے کے لئے کھلا ہوا فریب ہے یہ  
مسئلہ در مختار میں ہرگز نہیں ہے بلکہ فقہ حنفی کی ہر کتاب میں یہ  
مسوہجس العینا ہے فحقول غنمہ اولیٰ علی النکلیین۔

(۷) اور حدیث ۲۰ پر مبنیہ القصص کے حوالہ سے ہے کہ سورت کی کھال  
بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ یہ بھی غیر متعلقہ قول کا واسطہ  
مربوب ہے اس کے مبنیہ اتصال میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں آتا بلکہ اس  
کے ساتھ نہ ہے کہ سورت اور آدمی کے علاوہ ہر چیز کی کھال دباغت  
سے پاک ہو جاتی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے کل احباب دفع وعل

طہر حازت الصلوة بعد الاخذ بالصلوة الاخری۔

(۸) اور ص ۲۵ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ستر پاک کے چپٹے پر غیر مبروۃ تیمم جائز ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا جوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔ جھوٹوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے صاحب ہدایہ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔

(۹) اور ص ۲۳ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ عمامہ پر مسح جائز ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلم کھلا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں اس طرہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کے مسئلہ پر یوں ہے لا یجوز المسح علی العمامۃ یعنی عمامہ پر مسح جائز نہیں۔

(۱۰) اور ص ۲۲ پر روز نماز کے حوالہ سے ہے کہ نماز جنازہ وعید کے واسطے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ پانی موجود ہو۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا جوا فریب ہے۔ اس لئے کہ اس عبارت کا سلب یہ ہوا کہ پانی ہوتے ہوئے ہر صورت میں نماز جنازہ وعید کے لئے تیمم جائز ہے۔ حالانکہ پانی چوتے ہوئے نماز جنازہ وعید کے واسطے صرف اس صورت میں تیمم جائز ہے جب کہ وضو غسل کرنے میں ان کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ جلد اول ص ۱۱ پر روز نماز کی اصل عبارت یہ ہے جاز الحرف ہوت صلاۃ حیاۃ اذہت حیا۔

فواغ امام احمد والی سنس اذ تلحیحنا۔

(۱۱) اور ص ۲۱ پر روز نماز ہدایہ قدوری، ۱: ۱۰ ینیت المصل کے حوالے سے ہے کہ بھات اللہ اکبر اللہ اکبر یا اللہ اکبر یا اللہ اکبر جائز ہے۔ جھوٹوں پر افتہ کی لعنت ہو اس لئے کہ مذکورہ

چار کتبوں میں سے کسی میں یہ مسئلہ نہیں ہے۔ اور اللہ اکبر یا اللہ اللہ اکبر رکھنا کیسے جائز ہو سکتا ہے جب کہ اکبر کی جمع ہے جس کا معنی ہے ڈھول۔ اور وہ یا تو جہنم کا نام ہے یا شیطان کا روکھنے شامی جلد اول ص ۱۰۳ اور ینیت المصل ص ۱۱ میں ہے ان قال اللہ اکبر لا یصلیہا عدا ان قال فی خلال الصلاۃ لقصید صلاتہ لاند اسم الشیطان۔ یعنی اگر ابتداء میں اللہ اکبر کہا تو نماز شروع نہ ہوگی اور اگر درمیان میں اس طرہ کہا تو نماز سداً سداً ہو جائے گی اس لئے کہ اکبر شیطان کا نام ہے۔ واضح ہو گیا کہ یہ بھی غیر مقلدوں کا اتہام والزام اور کھلا جوا فریب ہے۔

(۱۲) اور ص ۲۱ پر عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ امام نزارت شرٹ کرے تو مقتدی سبحانک الاقتر پڑھے۔ فتاویٰ عالمگیری میں یوں ہے کہ جب امام آہستہ آہستہ کہتا ہو تو مقتدی شرٹ پڑھے اور جب وہ بلند آواز سے قرار دے کرے تو نہ پڑھے (دیکھئے جلد اول ص ۸۵) لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے۔

(۱۳) اور ص ۱۱ پر روز نماز اور ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ کئے بنی کو بٹانے یا گدھے کو بانٹنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حنفی عوام کو پہکانے کے لئے یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹا اور فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ دونوں کتبوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے فقہن لغتہ اللہ علی الکلیات۔

(۱۴) اور ص ۲۱ پر مالک رحمہ کے حوالہ سے ہے کہ نیکے چوکے پر نظر کی اور اس کے مٹی دریا قنٹ کے نو نماز فاسد نہ ہوتی۔

فارسی زبان میں دریافت کا معنی ہے سمجھنا مگر اردو میں اس کا معنی ہے پوچھنا۔ تو بالادستہ جو فارسی میں ہے اس کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ نکھار دیکھا اور اس کا معنی سمجھ گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ خدا نے تعالیٰ ایسے مکاروں کے قریب سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین۔

(۱۵) اور مسئلہ ۲۱۳ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ نماز فجر میں کثرت پڑھا جانے سے خطائے راشدین اور اکثر صحابہ سے ثابت ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے اس لئے کہ یہ ہدایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۱۶) اور پھر مسئلہ ۲۱۴ پر در مختار اور عالمگیری، غیرہ کے حوالے سے ہے کہ جب حد کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ شہر ہو جہاں حدود شرعی قائم ہوں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کتابوں میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ ایسا شہر ہو جہاں حدود شرعی قائم ہوں بلکہ یہ ہے کہ شہر میں ایسا قائم ہو جو حدود شرعی قائم کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ در مختار جلد اول مسئلہ ۱۵ میں ہے انحصار ہو کہ موضع (جگہ) امیر و قاضی یفقد علی اقامۃ الحدود۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مسئلہ ۱۳۵ میں ہے معنی اقامۃ الحدود القدیم علیہ السلام۔

(۱۷) اور مسئلہ ۲۱۴ میں شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ خطبہ ایک تسبیح (سبحان اللہ) کے برابر ہو۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کسی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ خطبہ ایک تسبیح کے برابر ہو بلکہ یہ ہے کہ دو خطبے ہوں جن میں خدا نے تعالیٰ

کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہو، حضور پر دراز ہوا کہ سے کہ ان میں ایک آیت کی تلاوت ہو، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہو، دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا ہو اور خلفائے راشدین و دیگر کا ذکر ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ البتہ شرح وقایہ میں یہ ہے کہ ایک تسبیح کی مقدار خطبہ شرط ہے۔ یعنی اگر کسی نے اتنا بھی خطبہ پڑھا تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی۔

(۱۸) پھر مسئلہ ۲۱۴ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ حکم میں ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطریق کثیر ہیں اور صحیح ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا انہام و الزام اور واضح فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ اور شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۱۹) پھر اسی صفحہ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ حکم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف ہیں اور موقوف بھی۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات ہرگز نہیں ہے۔

(۲۰) اور مسئلہ ۲۱۴ میں ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ امام ابو حنیفہ کی ایک مثل کی روایت لا تقبل صحیح ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۱) پھر اسی صفحہ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ صحیح حدیث سے اذان کے گھنٹے و دو دہانہ بکیر کے ایک ایک بار میں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیادت اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۲) پھر صفحہ ۱۵۱ میں منیۃ المصلیٰ کے حوالہ سے ہے کہ جب منکر کعبہ کی طرف ہے تو گھٹنے کی نیت کرنی جائز نہیں۔ منیۃ المصلیٰ میں یہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس میں ہے کہ امام ابو بکر محمد بن حاتم نے فرمایا کہ جب منکر کعبہ شریف کی طرف ہو تو گھٹنے کی نیت کرنا شرط نہیں۔ اور شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل نے فرمایا کہ شرط ہے (وہ منیۃ المصلیٰ ص ۱۵۱) یعنی جائز نہ ہونا کسی کا قول نہیں ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی کھلی چوٹی مکاری ہے۔

(۲۳) پھر اس صفحہ ۱۵۱ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہے۔ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔ لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے۔

(۲۴) اور پھر اسی صفحہ ۱۵۱ میں شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین صحیح ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے۔ لہذا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْکَاذِبِینَ پڑھیں۔

(۲۵) اور صفحہ ۱۵۱ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ امام کے دھجے فاتحہ نہ پڑھنے کی عادت ضعیف ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۶) پھر اسی صفحہ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ حضرت علی کا قول بھی شیخ فاتحہ میں ضعیف ہے۔ باطل ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے۔

(۲۷) اور صفحہ ۱۵۱ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ رفع الیدین کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع کے قوی ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۸) پھر اسی صفحہ ۱۵۱ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ یہ شرح وقایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۲۹) اور صفحہ ۱۵۱ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین میل تک کی مسافت میں قصر جائز ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ بھی شرح وقایہ میں نہیں ہے۔

(۳۰) اور صفحہ ۱۵۱ پر ہدایہ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ وتر ایک رکعت بھی ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ ان کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۱) پھر اسی صفحہ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ایک وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۲) پھر اسی صفحہ ۱۵۱ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین وتر کی روایت ضعیف ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۳) اور صفحہ ۱۵۱ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ بعد رکوع کے دعائے قنوت پڑھنے کی روایت چاروں فطاریت سے ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ

یہی نہیں ہے۔

—

(۳۶) پھر اسی صفحہ ۲۵۵ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین و عمار بن یاسر و ابی بن کعب و ابو موسیٰ اشعری و ابن عباس و ابو ہریرہ و ہزار بن عابد و انس و سلمان بن سعد و معاویہ و ماشر رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اور اسی طرف اکثر صحابہ و تابعین گئے ہیں۔ ہدایہ میں یہ شرط نہیں ہے۔ غیر مقلدوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ اور فریب سے کام لیا ہے۔ فَخَضِلْ لَعْنَةُ اللَّهِ سُلْطَانًا ذَكِيًّا بَيْنَهُنَّ۔

(۳۷) اور صفحہ ۲ پر دو شمار ہدایہ اور شرع و قیام کے حوالے سے ہے کہ تراویح میں رکعت کی حدیث ضعیف ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے۔ انھوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا ہے۔

(۳۸) پھر اسی صفحہ پر شرح و قیام کے حوالہ سے ہے کہ تراویح آٹھ رکعات کی حدیث صحیح ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح و قیام میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۹) اور صفحہ ۲ پر شرح و قیام کے حوالہ سے ہے کہ تراویح آٹھ رکعات سنت ہیں اور میں مستحب ہیں۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ شرح و قیام میں یہ بھی نہیں ہے۔

(۴۰) اور صفحہ ۲ پر ہدایہ و شرح و قیام کے حوالے سے ہے کہ نماز عیدین میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات ہرگز نہیں

—

(۳۹) پھر اسی صفحہ پر قدوسی کے حوالہ سے ہے کہ دونوں رکعتوں میں قبل قرائت تکبیرات کہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے کیونکہ قدوسی میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۴۰) اور اسی کتاب حقیقۃ الفقہ کے صفحہ ۲ پر شرح و قیام کے حوالہ سے ہے کہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی نے ایسے زمانہ میں جب کہ بہت حالانکہ ضروری تھی رسول اللہ کی سنت کو نہ دیکھا اور ایسے سنت میں لومہ لائیم کا بالکل خیال نہ کیا۔ آپ کا رد مشہور ہے۔ آپ کا اظہار برائتی کے ایک کامل ماہر تھے۔ حنفی سنیوں کو غیر مقلد و ہادی بنانے کے لئے غیر مقلدوں کا یہ انتہائی خطرناک فریب ہے کہ شرع و قیام جیسی معتبر کتاب کے حوالہ سے کوئی اسماعیل دہلوی جیسے گمراہ و گمراہگر تصدیق نگہداری اور یہ بھی نہ سوچا کہ جب شرح و قیام مولوی اسماعیل

کا پیدائش سے تقریباً پانچ سو عرصے پہلے لکھی گئی تو اس میں ان کا ذکر کیسے آسکتا ہے اور دنیا اتنے بڑے جھوٹ پر ہم کتنی لذت و مارت کرے گی؟ دعا ہے کہ خدا کے عرقل اعلیٰ میں سچائی نصیب فرمائے اور مذہب حق اہلسنت و جماعت قبول کر لے گی انھیں تو فریب

یقیناً پہنچے۔ (آمین)





مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما عن ابی ہاشم و سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما  
 عن مسروق بن سلمہ بن کعب بن اسحاق بن مہران العنسی۔ طاؤس بن کيسان  
 عبد اللہ بن زید بن عبد الرحمن بن جندب عن عطاء بن ابی رباح عن ابی  
 یسارہ عن یزید بن ابی اسحاق عن عبد بن عمر بن الحسن بن علی الاصفہانی  
 و یزید بن مسروق عن ابی عمر بن الخطاب و یزید بن عروہ بن الزبیر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہم۔

آپ نے تمام علوم میں کامل ہونے کے بعد گوشہ نشینی کا ارادہ فرمایا تو  
 ایک ذات آپ سے ملا کہ اے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیادیت سے خواب  
 میں مشرف ہوئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے ابو ہاشم! آپ کو اللہ  
 تعالیٰ نے میری صفت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے تو آپ گوشہ نشینی  
 کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔ اس بیادیت کے بعد آپ دس و تندرہ برس اور  
 مسائل شریعہ کے اجتہاد و استنباط میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ آپ  
 کا مذہب ساری دنیا میں پھیل گیا۔

آپ کے شاگرد بے شمار ہوئے جن میں سے سائے شاگردوں کا  
 ذکر بعض محدثین نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ان میں سے چند بزرگوں  
 کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام ابو یوسف، امام محمد، امام زکریا، حسن بن  
 زیاد، نووی، ابو سلیمان، یحییٰ بن عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، کریم بن  
 ابی زائدہ، یحییٰ بن عیاض، یحییٰ بن ابریم، یحییٰ بن عوف، داؤد طائی، یوسف بن  
 خالد، احمد بن حنبلہ اور یحییٰ بن عمر بن زبیر۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسائل سے اجتہاد و احکام  
 کے استنباط کی مشغولیت کے سبب روایت حدیث کا بہت کم موقع ملا

جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو  
 جو خلافت کی مشغولیت کے سبب حدیث میں روایت کا اتفاق کم ہوا۔ مثلاً  
 کے باوجود حضرت امام اعظم کی روایت کردہ حدیثوں کی پندرہ سو سندیں  
 صحیح کی گئی ہیں اور آپ کے شاگردوں کا ہر حدیث کے شیوخ میں شمار کئے گئے  
 ہیں۔ جیسے یحییٰ بن یحییٰ، وکیع بن جراح، مسدد بن کدام، عبد اللہ بن مبارک  
 ابو یوسف، احمد بن حنبلہ، اور ابو اسحاق اصحاب صحاح ستہ یعنی حضرت  
 امام بخاری اور حضرت امام مسلم و غیرہ صحیح حدیث امام اعظم کی شاگردوں سے  
 روایت ہو سکتے۔

زید قالی شارح مؤلفات حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
 آیت کردہ حدیثوں کی تعداد میں کئی قول نقل کئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ  
 حدود پانچ سو تریس۔ دوسرے یہ کہ سات سو ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک  
 سو تریس کو فائدہ میں۔ چوتھے یہ کہ ایک ہزار سات سو تریس۔ پانچویں یہ کہ  
 سو ستر سو ہیں۔

اور غیر مقلدین جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ  
 عنہ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہیں اور نبوت میں ابی بن قلدون کا نواسہ  
 بن گئے ہیں تو وہ سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ یہ ابن قلدون کا حقیقہ  
 ہے اور نہ اس کا قول ہے بلکہ اس سے دوسرے کا قول چنانچہ نقل  
 ہے۔ اور اغلب یہ ہے کہ اس نے سب سے لکھا تھا اور کاتب کی نقلی سے  
 نے عشر چوگیا۔ انرا وہ حدیث قصداً ایسا کیا گیا۔ اس لئے کہ بقول حضرت  
 فاروقی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب ہزار مسائل میں قول  
 ہیں جن میں سے اکثر ہزار مسائل عادات سے متعلق ہیں۔ باقی مسائل

محاملات کے بارے میں لکھا۔

تو اگر آپ کو صرف مشرہ حدیثیں پہنچی ہوں تو اسے زیادہ مسائل آپ پر گز نہیں مل سکتے تھے ورنہ علامہ ذہبی شافعی بزرگۃ الحفاظ میں آپ کا ذکر حفاظ حدیث میں کرتے رہنا کا پرہیز کے حدیث آپ کو اپنا بیٹا کے لئے آپ کے لئے امام القاب تسلیم کرتے انہ محدث زمانہ حضرت علامہ علانی اللہ بنی سلوی شافعی اور دیگر علامہ کے سلف آپ کے فضائل و مناقب میں بڑی بڑی کتابیں لکھتے۔

غرضیکہ قریب قریب تمام بزرگ و بزرگوار حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف مشرہ حدیثیں پہنچا دیں، بالکل بھوٹ ہے۔ اسے وہی شخص صحیح مان سکتا ہے جسے آپ کے علم سے مسد ہو جائے اور یا تو وہ آپ کے علم سے باہل ہو جائے۔ جو آپ کی روایات کو دیکھنا چاہے وہ مولا امام نبی بکرتاب التکون کتاب الحج، کبیر اور حضرت امام ابو یوسف کی کتاب الخراج کے کتاب الامالی مجذوبین زاد وغیرہ کا مطالعہ کرے۔ ان میں امام اعظم کی روایت کو کونسی سود نہیں صحیح اور حسی نہیں لگی۔

آپ کی تصنیفات فقہ اکبر کتاب الوصیۃ کتاب العالم والمستعلم اور کتاب الفقہ وغیرہ ہیں۔ آپ کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔ سزاؤ اقدس بقدر اشراف کے تینہ ریاں قبرستان میں نہایت گاہ خاص و عام ہے جس پر سب سے پہلے سلطان ملک شاہ سلجوقی نے ۴۵۹ھ میں شاہزاد محمد بنوایا اور آپ کے آستانہ عالیہ پر حنفیوں کے لئے مدرسہ حنفیہ قائم کیا اور رئیس المذہب، خیرات المسان، وفاق الخیر، مفید الفتی و صوار نامہ اعظم۔

لکھنؤ میں لکھا گیا ہے کہ جو کسی کی طرف سے چھپا ہوا ہے، جس پر کسی کی طرف سے لکھا گیا ہے۔

## ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے

حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔  
 حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔  
 حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔

نوٹ: حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔  
 حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔  
 حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔

حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔  
 حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔  
 حدیث: ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے نیچے لٹا کر اپنے سر پر رکھیں اور اس کے نیچے ہاتھ باندھیں۔

تحریر: تحلو الاسلام پاکستان

جلد ۱۲

